

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 12 جون 2003ء بمطابق 11 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح دس بجکر پینتالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، بخت جہان خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین امنوا الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتوا الزکوٰۃ وهم راکعون ہ ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا لاتخذوا الذین اتخذوا دینکم ہذا واولعبا من الذین اتوا الکتب من قبلکم والکفار اولیا واتقوا اللہ ان کنتم مومنین۔

(ترجمہ): مومنو! تمہارے دوست خدا رسول اور مومن لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں۔ اور خدا کے آگے جھکتے ہیں۔ اور جو شخص خدا اور اس کی پیغمبر اور مومنوں سے دوستی رکھے گا وہ خدا کی جماعت میں داخل ہوگا اور خدا کی جماعت ہی غلبہ پانے والی ہے مسلمانو! جن لوگوں نے تمہارے دین اسلام کو ہنسی اور کھیل بنایا ہے، پہلے کتاب والے کافر (مشرکین یا منافق) ان کو دوست ہر گز نہ بناؤ اگر تم میں ایمان ہے تو صرف اور صرف خدا سے ڈرتے رہو۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پوائنٹ آف آرڈر سر!

جناب سپیکر: رفعت اکبر سواتی صاحبہ کون سے قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی ہو رہی ہے؟ پہلے آپ وہ تو Quote کر لیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب! قواعد اور فوائد دونوں کی بات میں کر دیتی ہوں۔ میں صرف آپ کی یہ۔۔

جناب سپیکر: جی زرا وہ Quote کر لیں نا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، میں صرف آپ سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آپ نے کمیٹیوں جو تشکیل دی ہیں، میں کسی کے خلاف کوئی کارروائی کی بات نہیں کر رہی ہوں۔۔۔۔

مولانا امام اللہ: جناب سپیکر! یہ تو پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جی، میں آپ سے پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ جو کمیٹیوں آپ نے تشکیل دی ہیں، آئریبل چیئرمین نے تشکیل دی ہیں، ان کی کارروائی اور کام کب شروع ہوگا؟ وقت گزر جانے کے بعد کہ وقت گزر جانے سے پہلے کہ اب ہوگا۔ کیونکہ بعض ایسے مسائل ہیں جو شروع دن، اسمبلی سے لیکر آج تک میں اپنی گزارشات آپ کے سامنے ہر طریقے سے پیش کر رہی ہوں۔ لیکن اس پہ میرے خیال میں عمل درآمد صحیح طریقے سے نہیں ہو رہا۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنٹ آف آرڈر! زما دوئی سرہ اتفاق دے او دوئی دا پرابلم چھی دے، حقیقت دادے چھی دوئی وائی چھی دا دے مونبر سرہ پاتے شی۔ او دا بہ Dispute کیری بہ نہ، نو ہغہ خلق بہ دا بازار کنبھی خرش شی او کہ دا خرش شی او دا محکمے او دعلقو خلقو Relation Ship باندے کرپشن بہ ہم ہغہ شی او زما دا خواست دے چھی زہ وزیر تعلیم صاحب تہ ریکویسٹ کوم چھی ہلتہ یو خپل یا داسی یو Important سرہے Depute کری چھی دوئی ورسرہ ورشی۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب! میرے خیال میں آپ معزز اراکین اسمبلی اپنا یہ اختیار کسی اور کو نہ دیں

آپ حکومت کو یہ اختیار نہ دیں۔ This is the prime responsibility of the chairmen of the concerned committees to summon the meetings of the committees یہ ہر ایک چیئرمین کی Responsibility ہے۔ آپ حکومت کو یہ اختیار نہ دیں۔

میں آپکی اس بات سے بالکل اتفاق نہیں کروں گا کہ آپ اپنا اختیار حکومت کو دیں۔ یہ آپ لوگوں کا Prerogative ہے۔ آپ جس وقت چاہیں، آپ میٹنگ بلا سکتے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! آپ جو فرما رہے ہیں ہم اس کی Contradiction بھی نہیں کر سکتے اور نہ آپ کو یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ غلط کہہ رہے ہیں۔ میں آپ سے ریکوریسٹ کرتا ہوں کہ آپ چیئر مین صاحب کو یا جو ممبرز ہیں، ان کے ایک Delegation کو وہاں بھیجیں تاکہ وہ وہاں جا کر دیکھیں۔ جیسا کہ معزز ممبر صاحب نے کہا ہے کہ کمیٹی بنے ہوئے بھی ایک مہینہ ہو گیا ہے، ابھی تک کوئی Action نہیں ہوا ہے اور وہ چیز Expire ہو رہی ہے اور Expire ہونے سے کروڑوں روپے ضائع ہوں گے اور آخر میں وہی چیز بازار میں بک جائے گی جس کا بچوں کو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ تو میری یہ ریکوریسٹ ہے کہ آپ، جو چیئر مین صاحب ہیں، جو بھی ہیں، مجھے پتہ نہیں ہے، کون ہیں، کوئی بھی ہیں، ان سے کہیں کہ Personally جا کر Tour کر لیں، ایک دن کی بات ہے، یہ ساتھ چلے جائیں اور جا کر دیکھ لیں تو میرے خیال میں مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: میں سکول اینڈ لٹریسی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئر مین سے کہوں گا کہ وہ جتنا جلد ہو سکے، اس معاملے کو زیر غور لائیں۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر صاحب! انتہائی اہم خبرہ دہ، باہر یو جلوس ہم راغلی دے۔

جناب سپیکر: جی!

جناب سکندر حیات خان: او خلق ولا ردی پہ نمبر کبھی ولا ردی۔ وزیر اعلیٰ صاحب ہم ہغوی تہ تہے وو، دغہ وو، خود ہغوی یوہ ڊیرہ اہم مسئلہ دہ دتیر و شل ورخو راسے نہ جی، پہ ہلتہ دو آبے علاقے نہ دوہ کسان اغوا شوہ دی او یو گا ڊے ہم اغوا کرے شوے دے۔ دا حلقہ د مولانا صاحب ہم او زما ہم پکبھی مشترکہ دغہ دہ۔ یو کس د دوئی د حلقے نہ اغوا شوہ دے او یو زما د حلقے نہ اغوا شوہ دے جی او شل ورخو نہ پہ ڊی بانڈی خہ کارروائی دغہ نہ دہ شوہ۔ مونہہ دا د حکومت پہ نوٹس کبھی ہم راوستل غوارو۔۔۔

جناب سپیکر: خہ دواړو خو Mutually دغه نه دے کرے۔ جی مولانا صاحب۔ قلب
حسن صاحب، آپ بعد میں۔۔۔

جناب مشر شاہ: دا دوه کسان دی۔ د دوئی د حلقے چي کوم دے، د هغه لال رحيم
ولد گل رحيم نامه ده حسن زئی او زما د حلقے چي دے، ماجد ولد مراد خان
ميرزئی، د دې سره داتسن یئ هم تختولے دے چخ د هغه پشاور نمبر دے
6377، نمبر دے۔

جناب سپیکر: زما په خپل خیال که تاسو په دې سلسله کښې د تاج الامین جبل
خدمات حاصل کړئ کنه نو کرامت به ثابت شی۔

جناب سکندر حیات خان: سپیکر صاحب! حکومت طرف نه دا یقین دهانی ورکړئ
ځکه چې خلق راغلی دی باهر ولاړ دی چې مونږه ورشو چې هغوی مطمئن کوو
چې تلے شی۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

جناب انور کمال خان: جناب! زه به هم یوه خبره او کر مه جی، دے د بیایو ځائے جواب
رکړی

جناب سپیکر: شاد محمد خان۔ شاد محمد خان

(تالیاں)

جناب شاد محمد خان: جناب سپیکر صاحب! زمونږه خودا خیال وو چې په دې ممبرانو
به رحم اوشی، دا ډیرے لږے تنخواه گانے ئے دی، دا به زیاتے شی خونن مو
دلته او کنل پنسل هم نشته نو ت بک هم نشته۔ نو زمونږه حکومت ډیر غریب دے۔
په دی باره کښې خه او وایئ

(تالیاں)

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! که اجازت وی

جناب سپیکر: جی، انور کمال خان!

جناب انور کمال خان: سکندر خان خبرہ اوکڑہ جی زہ نن خپلہ سحر دکلی نہ راروان وومہ نوپہ دې لارہ کبني لاجئي باندي تقريباً سحر خہ چھ بجے تائم کبني سرک بند وو اوپہ سوونو گاڏي هلته ولاړ وو، مونږه پخپله باندي په دې لارہ کبني ورته اودريدو، تپوس مو اوکړو نو وائي چې سحر په دې ما نځه مال تقريباً ساړهه چار، پونے پانچ بجے تائم کبني دلته په دې مين انډس ہائي وے باندي ہائي وے ډکيتي يا Robbery شوې ده او تقريباً لس آتہ گاږي مسلسل شوکہ لگيا وه۔ يو طرف ته دکوبابت علاقہ ده او ورسره لاجي دبنار نہ بهر دواړو طرف ته پوليس موجود، ايډمنسٽريشن موجود، د مانځه په وخت عام ټريفک دپاره دا ټول سرک کھولا وو، مين روډ دے، د دې پيښور نہ واخله تر کراچئي پورے او په دې رنږه ورځ باندي گاږي شوکيدل او د سږي دومره ديده دليري سره کار اغستل چې يو گاږے ئے نہ دے شوکولے، دوه گاږي ئے نہ دي شوکولي، مسلسل نيمه گھنټه دوئي په دې روډ باندي ولاړ دي او دا شوکہ لگيا ده۔ خلق ورته تماش بين ولاړ وي۔ بيا د هغې نہ پس چې څومره ټرانسپورټرزدی، هغوي بيا مجبوراً ورته رااوتي دي او هغه سرک ئے بيا Block کړے دے۔ زه جناب، نيمه گھنټه ورته ولاړ يم، هم زما دا يقين دے چې سحر شپږ بجے تائم وو خوزه په دې کچې لار باندي ترے راوختم او تقريباً يوميل نيم ميل مونږه په دې کچې لار باندي، خو دا سرک به زما خيال دے، اوس هم تر گھنټه يوه نيمه گھنټه که روستو چرته دوي کھلاو کړے وي، نو سراج خان دلته ناست دے، زمونږه ظفراعظم خان ناست دے، دوئي د دې خبرے لږ نوټس واخلی، شوکے مونږه اوريدلي دي، دا کيږي را کيږي خو چرته به په شپے باندي کيدل، يونيم گاږے به ئے شوکولو خو که داسے شوکو چرته تدارک او نشي جناب والا! دا خو سحر څلور بجے دي بيا به ماسپڅين څلور بجے هم دا شوکے شروع شي او بيا به د هغ هغوي بندولو څه سدباب نہ وي۔ شکريه جناب۔

جناب سپيکر: قلب حسن صاحب! تاسو څه وئيل، د دې سره متعلق ده؟

سيد قلب حسن: د دوئي نہ مخکبني دوئي داغوا والا قيصه اوکړه هغه په باره کبني دے۔ ما Last time دا عرض کړے وو چې کوبابت نہ دوه کسان اغوا شوې دي

او تقریباً ڈیرھ مہینہ اوشوہ او اوس دا پندرہ دن اوشو، یو بل کس اغوا شوہی
دے ستی نہ او اوسہ پورے ہغہ۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا محمد مجاہد الحسینی صاحب۔ سراج الحق صاحب! ملک ظفر اعظم صاحب۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر! زما خبرہ لہر یو منت

جناب سپیکر: تاسو اوس منسٹر صاحب واورئی، بیا کوسچن آور دے، بالکل بل
دغہ پکبئی نہ کیری۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر صاحب! ہمارے دونوں معزز
اراکین نے جو مسئلہ اس ہاؤس کے سامنے رکھا ہے میں بھی ان کے ساتھ ان مظاہرین کے پاس گیا تھا۔
حقیقت یہ ہے کہ یہ واقعہ بقول ان کے بیس دن پہلے ہوا تھا لیکن آپس میں بات چیت میں ناکامی کے بعد
میرے خیال میں دو دن ہوئے ہیں کہ اس کی ایف آئی آر درج کروائی گئی ہے۔ جناب والا! مجھے اس واقعہ پر
بہت ہی افسوس ہوا ہے۔ وہاں گیٹ پر لوگوں نے جو باتیں سنائیں تو اس پر مجھے بہت ہی افسوس ہوا ہے اور
پولیس، گورنر صاحب اور اپنی گورنمنٹ سے تو میری یہ گزارش ہے کہ وہ اس کا فور آنوٹس لے لیں اور جتنا
بھی جلد ہو سکے، دو دن ہوئے کہ رپورٹ درج کرائی ہے اور دو دن کے اندر اندر اس کا کچھ حل ہونا چاہیے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! منسٹر صاحب ہمارے بزرگ ہیں، ان سے میں اتنا عرض کرنا چاہتا

ہوں

جناب سپیکر: آپ Correction کرنا چاہتے ہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ کونسی گورنمنٹ کی بات کرتے ہیں، یہ کہیں کہ میں آئی جی کو حکم دیتا ہوں کہ دو دن
کے اندر رپورٹ کریں کہ کیا پوزیشن ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں گورنمنٹ سے کہوں گا، یہ تو خود گورنمنٹ
ہیں اور یہ حکم کریں آئی جی کو کہ مجھے دو دن کے اندر رپورٹ چاہیے کہ کیوں یہ لوگ اغوا ہوئے ہیں اور اس کا
سد باب کیوں نہیں ہوتا؟

Mr. Speaker: Bashir Bilour Sahib, Thank you for correction

وزیر قانون: جناب! میں بشیر بلور صاحب کو آپکی وساطت سے جواب دینا چاہتا ہوں کہ اگر میرا سینئر
یہاں نہ ہوتا تو یقیناً میں آرڈر کر دیتا لیکن میرا سینئر ہے اور مجھے چیز نے کال کیا ہے اور میں مائیک پے آگیا

ہوں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں اور سینئر منسٹر کے سامنے یہ Confession کرتا ہوں کہ دودن کے اندر اندر اسکا حل ہونا چاہیے جی اور اسی طرح جو کوہاٹ کا معاملہ جو انور کمال صاحب نے بیان کیا ہے۔ یہ بھی بڑے افسوس کی بات ہے اور ہم اسکی مکمل چھان بین کریں گے لیکن میں ایک بات آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں جی، آپ دیکھ لیں کہ پچھلے پانچ مہینوں میں کوئی اس طرح کی Major واردات نہیں ہوئی ہے ماسوائے اس کے کہ جب اس صوبے کو دیکھا گیا کہ اس کی لائینڈ آرڈر کی Situation سب سے بہتر ہے تو ان افسروں کو Disturb کیا گیا ہے جنہوں نے لائینڈ آرڈر کو اپنے کنٹرول میں رکھا تھا۔ اب بھی ان شاللہ ہمیں یقین ہے کہ جو بھی ہو، انشا اللہ حکومت ان واقعات پر جلد از جلد قابو پالے گی۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Next, Question Hour.

سوال نمبر 242 عبدالماجد خان صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر یہ لیگل بات ہے اگر آپ مہربانی کریں ایک منٹ مجھے

اجازت دیں۔ آپ زرہ Page 26 دیکھیں Rules of Business کا Rule No 45, Sub rule(3)

Mr., Speaker: Rules No 45 Sub rule (3) the member so called shall rise (Interruption) in his rise

Mr. Bashir Ahmad Bilour: No, no, if on a question being called...

Mr. Speaker: Sub .clause (3)?

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Rule No 45 Sub rule(3)

Mr. Speaker: Thirty Five

جناب بشیر احمد بلور: نہ 45 جی۔

Mr. Speaker: Forty Five

Mr. Bashir Ahmad Bilour: If a Question being called, it is not put or the member in whose name its stands, Is absent, the speaker, at the request of any other member may direct that the answer ...to it be given...

داہغہ بلہ ورغ تاسو Lapse کہے وو نو ما وئیل چہی تاسوتہ او وائم چہی آئندہ دپارہ دا رول شتہ۔ مونبر تاسوتہ ہغہ وخت پہ دہی Quote نہ کہو چہی تاسو یو رولنگ ور کہو نو مونبر تاسوتہ انکار نہ شو کولے۔

جناب سپیکر: یہ تو دیکھیں ... At the request of any other member may direct

Mr. Bashir Ahmad Bilour: Yes.

Mr. Speaker: May direct

جناب بشیر احمد بلور: جی May direct ہفہ چہی Lapse شو نو ہفہ بل سرے It is property of the House and any member can request.

Mr., Speaker: May direct

Mr. Bashir Ahmad Bilour: And you may call it.

Mr. Speaker: Thank you.

(تہقہہ)

جناب سپیکر: سوال نمبر 242 جناب عبدالماجد صاحب۔

* 242 _ جناب عبدالماجد: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ انتقالات بیع تملیک ہبہ اور تبادلہ پر سرکاری فیس وصول کی جاتی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ انتقال بیع کے علاوہ ہبہ تملیک اور تبادلہ میں کسی قسم کا لین دین نہیں ہوتا;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو

انتقالات بیع و تملیک ہبہ اور تبادلہ پر کس شرح سے فیس وصول کی جاتی ہے۔ نیز حکومت تملیک ہبہ اور تبادلہ پر سرکاری فیس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): (الف) جی ہاں یہ درست ہے انتقالات بیع، تملیک، ہبہ اور تبادلہ پر سرکاری فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ب) جی ہاں انتقال بیع کے علاوہ ہبہ، تملیک اور تبادلہ پر بھی سرکاری فیس وصول کی جاتی ہے جس کی تفصیل یوں ہے۔

(1) انتقال بیع پر تمام قسم کے واجبات یعنی سٹامپ ڈیوٹی ڈسٹرکٹ کمیٹی ٹیکس اور فیس انتقال وصول کی جاتی ہے۔

(2) ہبہ اگر جائز قانونی وارث کیلئے ہو تو اس پر صرف انتقال فیس وصول کی جاتی ہے اور اگر جائز قانونی وارث کے علاوہ کسی دوسرے شخص کیلئے ہو تو پھر تمام قسم کے ٹیکس وصول کیے جاتے ہیں۔

(3) تملیک صرف قانونی جائز وارث کیلئے ہے اور اس پر انتقال فیس وصول کی جاتی ہے۔

(4) تبادلہ میں زر نمٹن درج نہیں کیا جاتا بلکہ رقبہ بحصہ برابر کا تبادلہ ہوتا ہے اسلئے صرف انتقال فیس وصول کی جاتی ہے۔

(ج) جناب عالی مذکورہ بالا انتقالات پر درج ذیل شرح کے حساب سے فیس وصول کی جاتی ہے۔

(1) سٹامپ ڈیوٹی 2.50 فی صد

(2) ڈسٹرکٹ کمیٹی ٹیکس 2.00 فی صد

(3) انتقال فیس 100.00 روپے (فی انتقال ہر دو سال کنال تک)

حکومت فی الحال تملیک ہبہ اور تبادلہ پر عائد شدہ سرکاری فیس کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب عبدالماجد خان: جناب سپیکر صاحب! زہ د سوال نمبر 242 د جواب نہ مطمئن

ہم۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری؟

جناب عبدالماجد: یو سپلیمنٹری کوئسچن زما دادے۔۔۔

جناب سپیکر: چھی مطمئن ئے نو بیا۔

جناب عبدالماجد: جی۔

جناب سپیکر: مطمئن ئے۔

جناب عبدالماجد: خو یو سپلیمنٹری کوئسچن دے زما۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری کوہ کنہ۔

جناب عبدالماجد: ہغہ دادے جی چھی دا تفصیل چھی کوم ماتہ راکرے شوہی دے، آیا محکمہ بہ دا تحصیلونو تہ او د دہ متعلقہ حکامو تہ پہ تحصیل و ضلع بانڈی وایہ زرتزرہ اولیبری کہ نہ ہخے بہ وی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دیکھنی زما یو ضمنی دے چھی دوئی وائی چھی فی الحال د حکومت خہ ارادہ نشته چھی د پلار جائیداد لورتہ یا رورتہ، یورور بل تہ ہغہ ہبہ کوی یا ورتہ ورکوی، داسے دا تملیک دغہ دے، دوئی پہ ہرشی بانڈی دا ٹیکس پہ، دغہ چھی اخلی، ستامپ ڈیوٹی 2.5 فی صد او ڈسٹرکٹ

دو ڀر سنڌ انتقال فيس۔ نو دا خود ڀر زياتے دے ڇڪه ڇي يورور كه ميراث بل ته پاتے ڪيڙي او كه خپل حصه ور ڪوي ڇي هغه نه به ٽيڪس آخلى يا هبه ڪيڙي نو دا زياتے دے۔ د ڊي لڙ ڪوٽے زما خيال دے، دغه پڪار دے ڇي دا ڪميٽي ته حواله شي۔ دا ڀر اهم دے۔ نو ڪوم ڇي هغه صحيح دغه، هغه صحيح ٽيڪس نو هغه به ته پاتے شي۔ باقى ڇه وراثت شو، تمليك شو ڇي دا ترے مونڙ جدا ڪو نو لهذا زما دارى ڪويست دے ڇي دوئي د دا Oppose ڪو نه گورنمنٽ، ڇي دا ڪميٽي ته لاڙ شي۔

جناب فضل ربابي (وزير محصل و آبڪاري): په ديڪنڀي زما خيال دے ڇي معزز رکن پوهه نه شو۔ ديڪنڀي هغوڀ ليڪلي دي ڇي هبه او تمليك دپاره صرف دا انتقال فيس آخلو نور نه آخلو۔ ديڪنڀي هغوڀ دا زڪر ڪرے دے جي۔

جناب پير محمد خان: دا يو ڄائے فيس نه دے۔

جناب سپيڪر: تاسو ڪيئي جي۔ حاجي جمشيد خان صاحب۔

جناب پير محمد خان: يواڄے فيس نه دے ستامپ ڊيوٽي ئے پڪنڀي وائيلے دے جي۔ ستامپ ڊيوٽي 2.5 ڀر سنڌ هغه يو صرف ڄوئے ته تقاضه ده۔

جناب سپيڪر: حاجي جمشيد خان۔

جناب جمشيد خان: شڪريه جناب سپيڪر! دا يواڄے دغه نه دے جي، په ديت باندي، وقف شده املاڪ باندي هم ڊهائي في صد ستامپ ڊيوٽي ده او دغسڀي ڇي زرعي مقاصد نه علاوه د بينڪ نه ڇوڪ قرضه آخلى، په هغڀي باندي هم دوه نيم في صده ڊيوٽي دوئي آخلى نو ا زما په خيال ناجائزه ده۔ پڪار داده ڇي په ڊي باندي غور اوشي او دا يو مستقل ڪميٽي ته حواله شي ڇي په ڊي باندي خبره اوشي۔

جناب سپيڪر: مختيار علي صاحب۔

جناب مختيار علي: د ڊي سره زما جي يو بله خبره ده ڇنگه ڇي پير محمد خان او وئيل ڪه دا ڪميٽي ته حواله ڪيڙي ڪه نه جي نوزه دا وائمه جي ڇي دا شفعه باندي هم دا انتقال فيس ڇي دے نو دا اغستي ڪيدي شي او دا دوه ڄله وصوليڙي جي۔ زه

دا وائیم چہی فرض کرو یو سہری زمکہ اغستہی دہ او پہ ہغہ بانڈہی شفہہ اوشوہ ، ہغہ پہ ہغہ انتقال فیس چہی کوم دہ ہغہ ورکرو خو چہی بیا ہغہ بل سرہے نئے او گتہی نو ہغہ نہ ہم دغہ انتقال فیس اغستہی کیدہی شی۔ زہ دا وائیم چہی دا دہم دغہ کمیٹی تہ ورسرہ حوالہ شی چہی کم سے کم زمونہرہ دغہ خلقو تہ دا ریلیف ملاو شی چہی دا انتقال فیس چہی کوم دہ نو دا یوخل وصولیہری۔

جناب پیر محمد خان: چہی دیکنبہی سپیکر صاحب! یو بل ہغہ زما ذہن کنبہی راغہی، زما خو پکنبہی ہغہ ہم دہے خو ہغہ دا دہے چہی لکہ زمونہرہ پہ خاص کر ملاکنڈ ڈویژن تہ پتہ دہ نو کیدہے شی دلنہ آخلی، چہی دا Valuation table دوئی یو دغہ لگولے دہے چہی یو زمکہ دہ مثال پہ طور پہ پیسنور کنبہی د یو کنال For Example پانچ لاکھ دہے او ہغہ د باہری نہ ہغہ پہ خائے کنبہی د ہغہی قیمت پانچ ہزار دہے نو کہ ہلنہ خو ک زمکہ خر خوی نو ہغہ دوئی پانچ لاکھ پہ حساب بانڈہی بہ ٹیکس ورکوی۔ نو دا خیز ڈیر داسہی، خکہ وائیم چہی دا کمیٹی تہ لا ر شی چہی دا خیز ورسرہ ہم د دہی ہغہ صحیح ہغہ حساب ورسرہ شی۔

Mr. Speaker: Minister concerned Minister concerned please .who will answer the Question, Supplementary Question? Zafar Azam Sahib

ملک ظفر اعظم خان (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! جس طرح ہمارے ماجد خان صاحب کا ضمنی کوالیشن ہے کہ کیا اسکو جلد از جلد محکمے کے پاس عمل درآمد کے لئے بھیجا جائے گا؟ تو ہم انہیں یقین دہانی کراتے ہیں کہ اس کو جلد از جلد Implementation کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ باقی رہا جناب پیر محمد خان صاحب کا یہ سوال کہ اگر کوئی یہاں پر پانچ لاکھ فی کنال لیتا ہے اور اسی حساب سے اگر وہ باڑے میں خریدے تو وہاں زمین سستی ہے، وہاں پر بھی اسکا ریونیوز یہاں پشاور کی حساب سے دینا پڑتا ہے لیکن جناب محکمہ مال نے اپنے کچھ بلاکس بنائے ہوئے ہیں۔ اور ان بلاکس کے اندر جو بھی ملکیت ہے اس کی اوسط قیمت لگائی جاتی ہے۔ اور اس اوسط کی بابت میں ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی جگہیں کمرشل ہوتی ہے وہ تھوڑی مہنگی ہوتی ہے اور کوئی جگہ زرعی ہوتی ہے تو اس میں کچھ کٹیگریز ہوتی ہیں۔ لیکن بلاک وائز جو تقسیم کرتے ہیں محکمہ مال والی تو اس میں وہ یہ ضرور لکھتے ہیں اور یہ ہونا بھی چاہیے۔ جی۔ تھینک یو۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! خاکہ خو وائم کمیٹی ته ئے لیبرل خاکہ ضروری دی، تاسو ته ئے پتہ شته چپی په بونیر او خمونر په علاقو کبئی هم دغه خیز دے۔ چپی کومه ایریا ز قیمتی وی کنه نو هغه بهر چپی بے قیمته زمکه وه نو هغه هم مونر ته مثال په طور زمونره غرنزے زمکه دی چپی هلته کبئی مونر نه شوک په پانچ ہزار روپی کنال نه آخلی۔ شرغرونه وی خو کوم چپی نزدے آبادئی سره وی نو په دو لاکه او تین لاکه روپی کنال وی۔ نو که زه په غره کبئی په شرخایونو کبئی په پانچ ہزار روپی کنال خرخ کرم خوتیکس به ما نه دلته هغه دو لاکه، تین لاکه چپی کوم د نزدے کوم ایریا دے هغه باندي تیکس آخلی د بیع نه۔ خاکہ زه وائیم چپی دا کمیٹی ته حواله کرنئی چپی هلته کبئی دے له یو حل راوباسو خاکه چپی داشے د ظلم دے۔

وزیر قانون: جناب کمیٹی ته چپی پیر محمد خان صاحب دیرا صرار کوی، کمیٹی خبره دانہ ده جی لکه دا چپی شه وخت تاسو او گورئی، جب بھی آپ دیکھ لیں زمینی حقائق کو آپ دیکھ لیں تو جس بلاک کے انتقال پانچ لاکه روپے فی کنال قیمت مقرر ہے اس میں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وہاں پر آٹھ لاکه کی وہی زمین فروخت ہوئی ہو اور بعض جگہوں پر تو اس میں اور بہت سے معاملات شامل ہو جائیں گے اس لئے اس کو کمیٹی کے حوالے کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے جی۔ اگر ان کو تسلی نہیں ہے تو پھر یہ آجائیں اس ضمنی میں ان کا جو فلسفہ ہے، محکمہ مال کیساتھ بیٹھ جائیں ان کی تسلی کرا دیں گے جی۔

جناب سپیکر: next سوال نمبر 245 منجانب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

جناب مختیار علی: سپیکر صاحب! زما د سپلیمنٹری کوئسچن جواب ملا و نہ شو۔

* 245 _ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات میں کالام فارسٹ ڈویژن میں کولائی بلاک کمپارٹمنٹ نمبر بالا کوٹ 1 کا باقائدہ بندوبست ہو چکا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ بندوبست آراضی کے ریکارڈ کے مطابق بالا کوٹ کمپارٹمنٹ نمبر 1 حفاظت

شدہ (Protected Forest) کا حصہ ہے؛

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آراضی کے جنگل کا حصہ ہونے کے باوجود کئی کنال آراضی کو محکمہ مال نے خرید کنندگان کے نام انتقال کر دیا ہے؛

(د) اگر تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ غیر قانونی انتقال کی (Justification) کیا ہے، نیز حکومت مذکورہ غیر قانونی انتقال کی منسوخی کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): ضلع سوات تحصیل بحرین موضع پشمال میں بلاک نمبر ۱ پیمائش ہو چکا ہے ضلع سوات میں موضع وار اور خسرہ وائز بند و بست ہو چکا ہے اور بلاک نمبر محکمہ جنگلات کے پاس ہوتا ہے اس لئے محکمہ مال کو بلاک نمبر کا پتہ نہیں ہوتا۔ لہذا بعد تسلی و اطمینان بلاک نمبر ۱ بالا کوٹ موضع پشمال میں واقع ہے۔

(ب) بند و بست آراضی کے ریکارڈ کے مطابق موضع پشمال کا بلاک نمبر ۱ حفاظت شدہ حصہ ہے۔

(ج) موضع پشمال بلاک نمبر ۱ کا جزوی حصہ (رقبہ) بموجب ڈگری سپریم کورٹ آف پاکستان فیصلہ مورخہ 21.01.2000 بنام اعظم خان آفندی ولد ارم خان آفندی قوم افغان ساکن باغ ڈھری داخلی موضع فتح پور ہو چکا ہے۔

لہذا انتقال نمبر 296 مورخہ 30.3.2000 بنام اعظم خان آفندی مذکورہ ڈگری دار منظور ہوا ہے۔

(د) غیر قانونی انتقال تحصیل میں نہیں ہوا ہے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 245 د دی جز (ب) پہ جواب کبھی دے محکمہ مال زمونہ سرہ دا خبرہ منلے دہ چہ د موضع پشمال چہ د بالا کوٹ د Compartment حصہ دہ، دا باقاعدہ Protected Forest دے د (ج) پہ جواب کبھی د سپریم کورٹ د فیصلے مطابق خہ زمکہ خو محکمہ مال انتقال کرہ دہ، دا خو ورسرہ جی زہ منم خو د دہ سرہ سرہ 180 کنال زمکہ نورہ د عالمزیب، رحمان الدین، صاحبزادہ، خانزادہ او نورو خہ کسانو تہ پہ Settlement الات شوہ دہ۔ زہ دا خبرہ جی، سوال مو دادے چہ دلته دیو کنال زمکہ قیمت کم از کم پندرہ لاکھ روپئی دے دا زمکہ غیر قانونی طور نیولے شوہ دہ Protected Forest دے۔ دے خلقو نیولے دہ۔ پہ دہ انکوائری پکار دہ۔ داد کروونو روپو گھپلا دہ جی۔ نو کہ تاسو مناسب گنہری نو زہ خو وائیم

چپی منسٹر صاحب پہ دپی کبئی تحقیقات اوکری۔ زما ورسره خه تعلق دے؟ خو
 د دپی حکومت به د دپی کم از کم دا فائده راورسی چپی کمرشل خائے دے او دا
 غیر قانونی نیولے شوے وو۔ زه ثابتولے شم جی، زما سره دا پول ریکارڈ موجود
 دپی۔ نوزه سوال کومه چپی یره کم از کم د صوبے د حقوقو خبره ده، نو پکار ده
 چپی د دپی انکوائری اوشی۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! ذاکر اللہ خان کی باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جوابات سے تقریباً
 مطمئن ہیں لیکن ان کی ایک Reservation ہے وہ یہ ہے کہ سپریم کورٹ کے آرڈر کے مطابق جو انتقال
 ہوئے ہیں وہ تو ٹھیک ہیں، لیکن اس کے علاوہ بھی منتقلات ہوئے ہیں اور یہاں پر محکمہ مال میں اگر آپ
 دیکھیں ج: (د) میں، وہ لکھتے ہیں کہ

(د) غیر قانونی منتقلات تحصیل میں نہیں ہوئے ہیں تو اگر انہوں نے یہ غلطی کی ہو تو میں ذاکر اللہ کے ساتھ
 ان کی اس غلطی کی درستی اور اس کے ازالے کے لئے یقیناً بیٹھنا چاہتا ہوں، کیوں کہ انہوں نے غلط
 Statement ان کو دیئے ہیں؟

جناب نادر شاہ: جناب سپیکر صاحب! دغہ شان یو سوال ما جمع کرے دے۔ د زمکے
 د انتقال گھپلا شوپی ده۔ زما پہ خیال چپی یوہ میاشت نہ سوا اوشوہ نو تر دے
 ساعت اوسه پورے د هغے جواب رانغلو۔

جناب سپیکر: ان شاللہ انتظار ئے کوہ چپی راشی پہ ایجنڈا باندپی بیا به دغہ وی۔
 سوال نمبر 272 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب:

* 272_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:
 (الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک کی صوبائی سطح پر ڈائریکٹریٹ اور ہر ضلع کی سطح پر ضلعی دفاتر قائم
 ہیں؛

(ب) اگر (۱) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ خوراک کی گزشتہ تین سالوں کی آمدنی اور اخراجات کی
 مجموعی سالانہ تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ حکومت شمال مغربی سرحدی صوبہ کے صوبائی سطح پر محکمہ خوراک کا ڈائریکٹوریٹ قائم ہے اور پندرہ اضلاع میں ضلعی دفاتر قائم ہیں جبکہ چھ نئے اضلاع میں ضلعی دفاتر موجود نہیں ہیں جن کو پرانے اضلاع سے تاحال منسلک رکھا گیا ہے۔ (ب) محکمہ خوراک کی گزشتہ تین سالوں کی آمدنی اور اخراجات کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

تین سالوں کی تفصیل محاصل اخراجات

سال	کل اخراجات	کل محاصل	فرق
1999	19,781,494,930	13,084,641,746	(-)6,696,853,184
2000	-	روپے	روپے
2000	3,458,156,465	7,801,628,761 روپے	(+)4,343,472,29
2001	روپے	6 روپے	روپے
2001	1,100,559,927	2,982,145,089 روپے	(+)1,881,585,16
2002	روپے	2 روپے	روپے
			(-)471,795,724
			روپے
	فرق یا کمی دوران تین سال	471,795,724 روپے	
	واجب الادار قم محکمہ خوراک پنجاب	471,679,000	
	واجب الادار قم پاسکو	2,218,00 روپے	
	واجب الادار قم مینفال کراچی	276,690,000	
	کل واجب الادار قم	1,222,382,724 روپے	

نوٹ: محکمہ خوراک کے تین سالوں کے محاصل اور اخراجات کی تفصیل سے پتہ چلتا ہے کہ محکمہ خوراک کے ذمے واجب الادار قم 1,222,382,724 روپے ہیں جس کے عوض محکمہ خوراک کے پاس-30 06-2002 پر 160982 میٹرک ٹن گندم موجود تھی جس کی مالیت 1352248000 روپے بنتی

ہے۔

کل گندم کی مالیت	1352248000 روپے
واجب الادار قوم	1222382724 روپے
منافع	129.865,276 روپے

سال 1999-2000 تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔ 2000-2001 سال کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: بس جی اوشو۔ د د پ سوال د جواب نہ مطمئن یم جی۔

جناب سپیکر: تھینک یو Next سوال نمبر 274 منجانب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

* 274_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع چترال میں پندرہ سو بوریاں گندم انسانی استعمال کیلئے ناقابل استعمال ہو چکی ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے تاحال مذکورہ گندم کو انسانوں کیلئے ناقابل استعمال قرار دینے کی منظوری نہیں دی ہے;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت نے غفلت برتنے کے مرتکب افراد کے خلاف کیا اقدامات کئے ہیں نیز مذکورہ گندم کیلئے حکومت کیا اقدامات کر رہی ہیں؟
جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں

(ج) اس سلسلے میں عرض خدمت ہے کہ محکمہ خوراک کی طرف سے کوئی غفلت سرزد نہیں ہوئی۔ یہ خراب گندم اب بھی چترال کے دور دراز گوداموں میں علیحدہ علیحدہ جگہوں پر پڑی ہے اور حکومت کی ہدایت کے تحت عوام کو تقسیم نہیں کی جا رہی ہے۔ اس گندم کی خرابی کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چترال کے عوام درآمد شدہ گندم کو خاص طور پر ترجیح دیتے ہیں اور مقامی گندم یعنی پاسکویا پنجاب سے خریدی گئی گندم کو پسند نہیں کرتے کیونکہ گزشتہ کچھ سالوں میں غیر ملکی گندم کی کمی کی وجہ سے ایسی گندم چترال کو سپلائی کی گئی تھی اور وہ مقامی لوگوں کو ناپسند ہوئی تھی وجہ سے زیادہ تر فروخت نہ ہو سکی۔ اسلئے گوداموں میں زیادہ عرصہ پڑی رہنے

سے خراب ہوگئی۔ اس کے علاوہ بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ چترال جو کہ بہت پسماندہ علاقہ ہے اس میں کوئی معیاری گودام بھی نہیں ہے اور سیل پوائنٹ میں موجود گودام عام طور پر کچے گھروں، گیراجوں، دکانوں اور ریاستی دور کے عشر کے گوداموں میں موجود ہیں، جن میں گندم ذخیرہ کجاتی ہے اور موسمی حالات بھی گندم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سابقہ وزیر خوراک نے چترال کا دورہ کیا تھا انہوں نے اس خراب گندم کا بغور معائنہ کیا اور حکم صادر فرمایا کہ اس خراب گندم کو فوراً تلف کیا جائے اس سلسلے میں مختلف زاویوں سے انکوائری کی گئی اور یہ ثابت ہوا کہ یہ گندم پڑی پڑی خراب ہوگئی ہے اور انسانی استعمال کی قابل نہیں رہی ہے۔ یہ کیس بمعہ انکوائری رپورٹ فی الحال حکومت کے زیر غور ہے اور جو بھی فیصلہ ہوا اسپر جلد از جلد عمل درآمد کیا جائیگا۔ حکومت کے فیصلے اور قانون کے مطابق خراب گندم کو تلف کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: د د ہی نہ مطمئن ئے ؟

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: نہ جی د د ہی نہ نہ یم مطمئن پہ دی کبھی پہ چترال کبھی دا غنم خراب شوی دی۔ زما خیال دے چہ د منسٹر صاحب پہ نوٹس کبھی بہ وی او دا اوس ہم ہلتہ پراتہ دی۔ او دا ورسرہ وائی ہم چہ چترال یرہ پسماندہ علاقہ دہ او ہلتہ میعیاری گودامونہ نشتہ نو د چترال دا خلق خود د ہی صوبے یوہ حصہ دہ جی۔ پکار دہ چہ گودامونہ ورتہ ہم جوہ کبری او کوم غنم چہ ہلتہ تباہ شوہی دی، خراب پراتہ دی نوخو پورے بہ پہ دہ ستور کبھی پراتہ وی؟ پکار دہ چہ دغہ کبھی د انکوائری اوشی او د د ہی ستورونو نہ ئے بہر و اچوی کنہ پہ خلقو باندہی ولے خوروی، دا زہریلا غنم پہ خلقو باندہی ولے خوروی ؟

جناب سپیکر: جناب فضل ربانی صاحب منسٹر فار فوڈ۔

وزیر خوراک: ترخو پورے چہ پہ چترال کبھی د معیاری گودام خبرہ دہ نوان شاللہ گودام زمونہ ارادہ دہ۔ خو پہ دہ درے میاشتو کبھی گودام نہ جوہری۔ د ہغہی دپارہ پلاننگ کیہری، پیسے مختص کیہری۔ ترخو پورے چہ د خرابو غنمو تعلق دے، د یر مخکین نہ دا غنم پراتہ دی او ہغہ مونہہ ایشو کوو نہ او ان شاللہ چہ پہ ہغے دلته آخیری فیصلہ اوشی نو ہغہ بہ مونہہ تلف کپرو۔

جناب سپیکر: نه تلف ٿے ڪرڻي خو انڪوائري چڻي دا په ڇه وجه، د غفلت په وجه باندي يا په ڇه وجه؟

جناب بشير احمد بلور: جناب سپيڪر! ضمني ڪوئسچن دا دے جي۔

جناب سپيڪر: جي بشير بلور صاحب۔

جناب بشير احمد بلور: دا غنم پراته وواو دا ايشو ڪيدل نه او ور ڪولونه، نو پڪار دا ده چڻي دا د دوئي حڪومت نه وي ڪرے، دا زور حڪومت، د دريو ڪالونه دغه شانته روان دے۔ دا د اربونو روپو غنم دي او هغه سخا ڪيري۔ پڪار داده، دا تلف ڪول خو آسانه خبره ده۔۔۔۔

جناب سپيڪر: جي، Responsibility fix ڪول پڪار دي۔

جناب بشير احمد بلور: دا دعوا مو پيسے دي، دا عوامو خزانه ده، دا څنگه هغوي تلف ڪوي؟ په ڪوم قانون باندي دوئي نه دي ايشو ڪرے؟ ولے ٿے نه دي ايشو ڪرے؟ د چا Responsibility ده؟ Fix د ڪري هغه سرے۔ هغوي خو ڄمونبره حساب ڪتاب پريخو، د دوئي حساب ڪتاب پڪار دے چڻي دا ولے داسے او شوه۔

جناب سپيڪر: فضل رباني صاحب! يواڻے تلف ڪول مسله نه ده، پوهه شوه۔

وزير خوراک: جناب سپيڪر! ديڪنن صرف پنڄلس سوه بورئي غنم دي چڻي ڪوم خراب دي او دهغه وجه داده چڻي هلته چترال ڪنبي ٿرا نسيپور ٿيشن سيل وي۔۔۔۔

(قطع ڪلام)

جناب سپيڪر: مولانا صاحب! ڪينئي تاسوته به بيا موقع در ڪرو۔

وزير خوراک: جناب! Sell points چڻي مونبرو و رکود Transportation د مشڪلات په وجه په مختلفو علاقو ڪنبي هغه مونبره Sell points و رکود، ڇڪه چڻي د هغوي بيا واورے په وجه هلته نور Transportation نه ڪيري۔ په دي وجه هلته ڄمونبره محكمے هغه ايشو ڪول خو خلقو هلته يو قسم غنم دي چڻي هغه ٿے نه خوبنول۔ په دي وجه هغه غنم پاتے شوي دي۔ دا في الحال فائيل شوي نه ده او زمونبره نوٽس ڪنبي ده۔

جناب سپیکر: جی، مولانا صاحب!

مولانا جہانگیر خان: شکریہ جناب سپیکر! چچی خنگہ وزیر خوراک صاحب او فرمائیل چچی ہغہ غنم چچی کوم دی، ہغہ خلق خوبنوی، چچی کوم ڍاکتیر صاحب د کومو غنمو ذکر کرے دے، دا بالکل Expired غنم دی او دا زر تر زرہ یعنی ہغہ حکومت د خپل ایکشن واخلی۔

جناب سپیکر: ہغوی ا و وئیل جی۔ Next سوال نمبر 275 محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ، Lapsed۔

* 275- محترمہ یاسمین پیر محمد خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ورینکلر ریکارڈ روم میں ڈیولوشن سے پہلے (۲۲) کلرک اور (۲) نائب قاصد کام کیا کرتے تھے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی (۲۲) کے بجائے (۵) کلرک کام کر رہے ہیں جن میں سے (۳) کو بمعہ انچارج محافظ خانہ کے سرپلس پول میں رکھا گیا ہے;

(ج) آیا یہ درست ہے کہ پشاور میں تقریباً (۵۰) سے ذائد عدالتیں موجود ہیں;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ پشاور ہائی کورٹ کے علاوہ سیشن کورٹس پشاور چار سده، اور نوشہرہ کو بھی ریکارڈ مہیا کیا جاتا ہے;

(ح) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو کیا حکومت مذکورہ تعداد میں دوبارہ کلرک تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے! اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ڈیولوشن سے پہلے سابقہ ڈی سی آفس پشاور ورینکلر ریکارڈ روم میں ایک اسٹنٹ کے علاوہ (19) کلرک (2) نائب قاصد (1) دفتری اور ایک خاکروب مستقل آسامیوں پر کام کرتے تھے جنکی تعداد بمعہ سکیل درج ذیل بیان کی جاتی ہے۔

آسامی	تعداد	سکیل
اسٹنٹ	1	(BPS-11)
سینیئر کلرک	3	(BPS-7)

(BPS-5)	16	جونیر کلرک
(BPS-1)	2	نائب قاصد
(BPS-2)	1	دفتری
(BPA-1)	1	خاکروب
-----	(24)	کل تعداد

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔ ڈیولوشن پلان کے تحت دفتری اور خاکروب کی آسامی قطعاً ختم کر دی گئی ہے۔ جبکہ مذکورہ بالا (19) کلرکوں کی تعداد گھٹا کر صرف (3) کر دی گئی ہے۔ جن میں سے (3) کلرکوں کو بمعہ انچارج محافظ خانہ کے سرپلس پول میں رکھا گیا ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(د) جی ہاں یہ بھی درست ہے۔

(ہ) گو کہ ناکافی عملے کی بنا پر دفتری امور کو آحسن طریقے سے سرانجام دینے کیلئے متعلقہ محکمے کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اور اس سلسلے میں محکمے کی جانب سے تجاویز بھی آئی ہیں مگر حکومت مالی مشکلات کے سبب فی الحال مذکورہ بالا تعداد میں دوبارہ کلرک بڑھانے اور تعینات کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی ہے۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: زما یو ضمنی سوال دے جی۔

جناب سپیکر: بشیر بلور صاحب بہ وائی چیپیرہ دا Dictator دے May نئے لیکلی دی بس ستاسو خوبنہ دہ نو۔۔۔۔۔

(تہتہ)

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: دیکبئی سر! زما دا ضمنی کوئسچن دادے جی چیپیرہ دیکبئی د محافظ خانے بارہ کبئی دے۔۔۔

جناب سپیکر: ہیٹ Tradition د مخکبئی نہ داسے۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور: ستاسو پکبئی خوبنہ دہ جی۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: دیکبئی سر! مخکبئی چیپیرہ کوم دے کنہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا بہ ڊیرہ مسئلہ پیدا شی او وخت بہ ضائع کیوی، زما پہ خیال هغه دلچسپی نہ آخلی، چي کوئسچن د چا وی هغه راخی نہ-Next Next, امیر رحمان صاحب سوال نمبر 284

* 284-جناب امیر رحمان خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛
(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں ڈپٹی کمشنر زیر سایہ نقولات برانچ میں ایک سینیئر کلرک اور 10/11 جونیئر کلرک اور ایک نائب قاصد تعینات تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ نئے نظام کے تحت اس اہم برانچ میں صرف ایک سینیئر کلرک اور دو جونیئر کلرک جو کہ سرپلس پول میں کام کرتے ہیں؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ جنرل ریکارڈ روم میں ایک اسسٹنٹ ایک سینیئر کلرک (10) جونیئر کلرک اور ایک نائب قاصد کے بجائے ایک سینیئر کلرک اور دو (2) جونیئر کلرک سرپلس سے لیے گئے ہیں؛
(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام ڈی سی اوز نے زیادہ کام کی وجہ سے ان برانچوں کے لئے مزید سٹاف کا مطالبہ کیا ہے؛

(ح) آیا یہ بھی درست ہے کہ وزیر مال نے پریس کانفرنس میں ان برانچوں کو مستقل بنیادوں پر سٹاف دینے کا وعدہ کیا تھا؛

(و) اگر (الف) تا (ہ) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر یہ سلسلہ کب تک حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): جی ہاں یہ درست ہے کہ سابقہ ادوار میں مختلف ڈپٹی کمشنرز صاحبان کے زیر سایہ نقولات برانچ میں انکی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مخصوص عملہ جو کہ سینیئر کلرک چند جونیئر کلرک اور نائب قاصد پر مشتمل تھا، کام کیا کرتا تھا۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(د) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ہ) حکومت وقت لوگوں کے مسائل کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان برانچوں کو مستقل بنیادوں پر سٹاف مہیا کرنے کا سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔

(و) حکومت وقت کو عوام کی مشکلات کا بخوبی علم ہے اور ان کے مسائل کو بخوبی جانتی ہے۔ جسے جلد از جلد حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب امیر رحمان: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مطمئن تے؟

جناب امیر رحمان: نہ جی۔۔۔۔۔

(تہتے)

جناب سپیکر: د صوابئی ممبر او مطمئن کیدل!

جناب امیر رحمان: سوال نمبر 284 پہ جواب کبھی جی دوئی لیکلی دی پہ دہی آخری جز کبھی چہ حکومت زر ترزہ د دہی دحل کیدو ارادہ لری، نو دہی زر ترزہ خہ مطلب دے؟ یوہ ورخ ہم کیدے شی، کال ہم کیدے شی او دوہ درے کالہ ہم کیدے شی نو دہی وضاحت پکار دے او بل دا چہ جی پہ دہی کبھی ستیاف نشته نو زر ترزہ د دہی لہ ورکے شی خکہ چہ مخکبھی بہ دا ریکارڈ دوئی تہ ملاویدو، د دہی نقلونو دا، نو پہ درے ورخو کبھی بہ ملاویدو۔ اوس ہغہ پہ لس ورخو کبھی ہم نہ ملاویری۔ نو مہربانی دا اوکے شی، مونو تہ د دہی زر ترزہ وضاحت اوکے شی او پہ دہی بانڈی د عمل درآمد اوکے شی۔

جناب سپیکر: ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! امیر رحمان صاحب کی بات تو ہماری سمجھ میں نہیں آئی کہ وہ کس چیز سے

مطمئن نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: وہ زر ترزہ کہتے ہیں کہ کتنی جلدی، یعنی ٹائم بتادیں۔ ایک Exact Time بتادیں کہ کتنا

وقت لگے گا؟ دو سال لگیں گے، تین سال یا چار سال لگیں گے۔

جناب اسرار اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب؟

جناب اسرار اللہ خان: جناب سپیکر! وہ Time Limit کا ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ اکثر وردی کے متعلق وہ Time Limit پوچھتے ہیں تو ہم یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق اگر وہ بتادیں۔۔۔۔۔
(تہقہے، تالیاں)

جناب سپیکر: جی، جی، (تہقہہ) جی!

وزیر قانون: بڑی مہربانی جناب والا! یہ ہم سب کو پتہ ہے کہ اس میں Finance Involve ہے اور یقیناً یہ مشکلات محکمہ مال بھی محسوس کر رہا ہے اور عوام بھی محسوس کر رہے ہیں کہ Devolution میں اگر تکلیف درپیش ہے تو یہاں پر نہ صرف عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے بلکہ محکمے کو بھی لیکن محکمہ فنانس کے ساتھ ہم یہ مسئلہ اٹھا رہے ہیں اور اٹھایا ہوا ہے تو شاید جلد از جلد اس لئے لکھا ہوا ہے کہ ہمیں یہ پتہ نہیں کہ فنانس والے کب مہربانی کریں گے؟

جناب سپیکر: اچھا۔ سردار ادریس صاحب! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): میں زرا مختصر سی وضاحت کروں گا کہ جس طرح ہم نے جلد از جلد کہا ہے کہ اس کو حل کریں گے، انہوں نے بھی کہا ہے کہ جلد از جلد حل کریں گے جو ہماری مراد ہے جلد از جلد سے، ان کی بھی وہی مراد ہے تو لہذا اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔

جناب سپیکر: اچھا۔ Next سوال نمبر 304 منجانب جناب عبدالماجد خان رکن صوبائی اسمبلی۔

*304_ جناب عبدالماجد خان: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مختار نامہ خاص اور عام پرنٹیکس وصول کیا جاتا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مختار نامہ خاص و عام پر کوئی مالی لین دین نہیں ہوتا;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ مختار ناموں پر کس شرح سے ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، نیز موجودہ حکومت اس بے جائیکس کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): (۱) مختار نامہ عام و خاص پر آرٹیکل نمبر 48 شیڈول 1 اسٹامپ ایکٹ 1899 کے تحت ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔

(ب) مختار نامہ خاص و عام پر مالی لین دین ہوتا ہے جیسا کہ ایک شخص اپنی مصروفیات کی وجہ سے کسی ایک شخص کو یا زیادہ اشخاص کو اختیار دے کہ اس کی طرف سے عام کاموں یا خاص کام کو سرانجام دیں۔

(ج) مختار نامہ عام و خاص جس میں رقم کا اندراج ہو اور اختیار گرنڈہ کو فروختگی کا اختیار دیا گیا ہو تو ایسے مختار نامہ جات پر آرٹیکل نمبر 48 شیڈول 1 اسٹامپ ایکٹ 1899 کے تحت 3% اسٹامپ ڈیوٹی وصول کی جاتی ہے۔ اب ایسے مختار نامہ جس میں قیمت کا اندراج نہ ہو اور اختیار گرنڈہ کو کسی غیر منقولہ جائیداد کی فروختگی کا اختیار دیا گیا ہو تو ایسے مختار نامہ خاص پر 500 روپے اور مختار نامہ عام پر 1000 روپے اسٹامپ ڈیوٹی لگانے کی تجویز حکومت سرحد کے زیر غور ہے۔

جناب عبدالماجد خان: جناب سپیکر صاحب! سوال نمبر 304

جناب سپیکر: مطمئن نئے؟

جناب عبدالماجد خان: مطمئن نہ یم جناب۔

جناب سپیکر: بنہ جی۔

جناب عبدالماجد خان: خکھہ چہی دا سوال جز (ج) چہی دے نو دا بالکل ماتہ پہ وضاحت سرہ چہی کوم دے د ہغے جواب نہ دے شوے۔ چونکہ پہ دہی کبھی ڊیر زیات مالی لین دین کبیری نو کہ دا تا سو مہربانی او کرائی او دا یوے کمیٹی تہ حوالہ کرائی خکھہ چہی دا بالکل تہ تحصیلو نو او د ضلعو پہ لیول باندہی زہ وایم پہ دہی کبھی ڊیرے لوئے لوئے گھپلے کبیری، نو دا بہ لہر واضحہ ہم شی او د ہغے حساب بہ ہم اوشی چہی دا خومرہ خومرہ پیسے چہی کوم دے، نو دا راعی دا یو گزارش دے۔

جناب سپیکر: جی

وزیر قانون: دوئی د جی لہر شان کہ د دہی وضاحت او کرای؟

جناب عبدالماجد خان: جی، زہ نئے وضاحت او کرم۔

جناب سپیکر: د وضاحت دوئی دا وائی چپی مختار نامہ عام او مختار نامہ خاص کبھی چپی کلہ دغہ کیبری نو پہ دپی کبھی وائی دیر لوئے ہیرا پھیری کیبری، د دپی د تدارک مطلب دادی چپی خہ Mechanism دغہ کول غوارم۔
وزیر قانون: جناب والا! محکمہ مال نے تو تقریباً وضاحت کی ہوئی ہے کہ 500 روپے مختار خاص پر لیتے ہیں اور 1000 مختار عام پر لیتے ہیں۔

جناب عبدالماجد: پہ دپی باندپی لوئے دغہ روان دی دیر وخت نہ۔
وزیر قانون: ابھی ہم یہ بات زیر تجویز لائے ہوئے ہیں انشا اللہ کبنت میٹنگ میں اس پر سمری آرہی ہے اور اس کو ہم عملاً کر لیں گے جی۔

جناب سپیکر: Next سوال نمبر 251 ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔۔

*251_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کے ہر ضلع میں فلور ملوں میں آٹے کی مقدار (Quantity) چیک کرنے کیلئے عملہ موجود ہوتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عملہ آٹے کا معیار (Quality) چیک کرنے کے لئے آٹے کے نمونے لیبارٹری کو ارسال کرتا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ضلع دیر بالا میں گزشتہ ۵ سالوں کے دوران آٹے کا معیار چیک کرنے کے لئے کتنی ملوں سے کتنے نمونے لیبارٹریوں کو ارسال کئے گئے اور مقدار چیک کرنے کیلئے محکمہ نے کیا اقدامات کئے ہیں ماہانہ رپورٹ فراہم کی جائے؛

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ ہر ضلع میں آٹے کی مقدار کو چیک کرنے کا عملہ موجود ہوتا ہے اور اسی مقصد کو حاصل کرنے کیلئے صوبہ سرحد کے مختلف اضلاع میں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے دفاتر موجود ہیں جو کہ مندرجہ ذیل اضلاع میں فلور ملوں کا معائنہ وغیرہ کرتے رہتے ہیں۔

نمبر شمار ضلع جہاں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کا دفتر موجود ہے اضافی ضلع جو کہ ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر کے ساتھ منسلک ہے

(1)	ڈمی آئی خان	ٹانک
(2)	بنوں	کلی مروت
(3)	کرک	—
(4)	کوہاٹ	ھنگو
(5)	پشاور	—
(6)	نوشہرہ	—
(7)	چار سده	—
(8)	مردان	—
(9)	صوابی	—
(10)	درگئی	—
(11)	سوات	بونیر و شانگلہ
(12)	دیر پایاں	دیر بالا
(13)	چترال	—
(14)	ہری پور	—
(15)	ایبٹ آباد	—
(16)	مانسہرہ	—
(17)	کوہستان	—
(18)	بٹگرام	—

(ب) جی ہاں ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر آٹے کا معیار چیک کرنے کے لئے آٹا کے نمونہ جات لیکر ہر ماہ لیبارٹریوں کو برائے تجزیہ بھجواتے رہتے ہیں۔

(ج) ضلع دیر بالا میں صرف دو فلور ملز (نیو دیر فلور ملز و اڑی اور دیر فلور ملز) نے ماہ مئی 2000 سے کام شروع کیا ہے۔ مندرجہ ذیل بالا دو فلور ملوں میں سے دیر فلور ملز دیر بالا دسمبر 2000 سے ملز انتظامیہ کی

مرضی سے ابھی تک بند ہے جبکہ نیو دیر فلور ملز واڑی چل رہی ہے۔ مذکورہ فلور ملوں سے ابھی تک کل چودہ آٹے کے نمونہ جات لیکر لیبارٹری کو تجزیہ کے لئے ارسال کئے گئے ہیں جو کہ لیبارٹری کے رزلٹ کے مطابق معیاری پائے گئے ہیں۔

تفصیل حاصل کردہ نمونہ جات مندرجہ ذیل ہے۔

نمبر شمار نام فلور ملز نمونہ نمبر و تاریخ

3-5-2000 مورخہ۔	374 تا 371	نیو دیر فلور ملز واڑی	(1)
22-11-2000 مورخہ۔	403		
12-2-2001 مورخہ۔	413		
30-7-2001 مورخہ۔	422		
23-11-2001 مورخہ۔	427		
30-5=2002 مورخہ۔	433		
4-5-2000 مورخہ۔	378 تا 375	دیر فلور ملز دیر بالا	(2)
22-11-2000 مورخہ۔	402		

مزید برآں مئی 2000 سے اب تک گندم و آٹا کی مقدار اور وزن چیک کرنے کے لئے چھبیس (26) بار ضلع دیر بالا کی فلور ملز کا معائنہ کیا گیا۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! یو خوپہ دہی سوال کنبی مالکہ زما خو خپل خیال دا دے چہ د دیر بالا سرہ زما خہ تعلق نہ وو، ما د دیر پائین متعلق دا سوال کپے وو، پہ ہغے کنبی خہ مسئلے دا سے وے خود وئی د دیر بالہ د ہغہ ملونو جواب راکپے دے خوبیا زہ دا خبرہ د منسٹر صاحب نہ تپوس کول غوارم چہ د (ج) پہ جواب کنبی دوئی ماتہ وائی چہ مذکورہ فلور ملوں سے ابھی کل چودہ آٹے کے نمونہ جات لیکر لیبارٹری کو تجزیہ کے لئے ارسال کئے گئے جو کہ لیبارٹری کے رزلٹ کے مطابق معیاری پائے گئے ہیں" نو دا خبرے خود منسٹر صاحب د منسٹری نہ مخکبن وے خوزہ وایم چہ کہ دغسے د لیبارٹرو، د ملونو نہ مونہہ دا نمونہ جات آخلو او دے لیبارٹرو

تہ ئے لیبرو او پہ ہغے پسے کوم سرے ، د مل مالک رسی او دہغے ریزلٹ بیا راخی لکہ 100% OK راخی نو دا خو خہ نا آشنا غوندے خبرے دی خکہ چہ د 1999 خواو شا خوبہ تاسو تہ پتہ وی چہ دلته او رہ خوبہ یا ملاویدل نہ او کہ ملاو بہ شو نو ہغہ خوبہ چوکر وو جی او ہغے خود خلقو پہ خیتو کنبہ دومرہ دردو نہ دی چہ ٲول خلق پہ ہسپتال کنبہ پراتہ وو نوزہ حیران داہم چہ یرہ خنگہ 100% ریزلٹ د دہ راخی ؟

جناب سپیکر: فضل ربانی صاحب۔

وزیر خوراک: دا خو یوہ بلہ مسئلہ دوئی را او چتہ کرہ لیبارٹری پہ بارہ کنبہ ، نو لیبارٹری خود فوڈ ڈیپارٹمنٹ نہ دہ ، لیبارٹری خود ہلتہ ڈیپارٹمنٹ دہ او ہغوہ ہلتہ (تالیاں) دا اگر چہ ، پہ دہ کنبہ مسئلہ دادہ چہ د انصاف تقاضی تر ہغہ وختہ پورے نہ پورہ کیری چہ یوئے نیسی ہم ، او بیا ہغہ منصف ہم وی او ہغہ پرے فیصلہ ہم کوی ، داسے نہ دہ۔ تاسو گورئی دا فوڈ ڈیپارٹمنٹ والا Sample واخلی ، ہغہ لیبارٹری تہ اولیوئی او پہ لیبارٹری کنبہ بیا د تیسٹ د مخکین نہ دغہ طریقہ راروانہ دہ۔

جناب سپیکر: صاحبہ! ستاسو حکومت پہ دہ سلسلہ کنبہ چہ دا دغہ دے نو خہ اصلاحات کول غواری ، خہ ارادہ ئے دہ ؟

وزیر خوراک: زمونرہ انشا اللہ تعالیٰ پہ دہ سلسلہ کنبہ د بھر پوراو د دوررس نتائج والا اصلاحاتو ارادہ دہ۔

(تہتہ)

جناب مختیار علی: انشا اللہ۔

وزیر خوراک: د ہغے وجہ دادہ کہ مونرہ ، مونرہ پہ تادئی کنبہ یو کار او کرو ، ہغے لہ پلاننگ او نہ شی او ہغے لہ فائل او پیپر او فیلڈ ورک او نہ شی نو ہغہ بہ بیا ہغہ اثرات نہ ورکوی۔ چہ کوم د لیبارٹرو د خراب والی خبرہ دہ ، دے طرف تہ مونرہ متوجہ یو او انشا اللہ دا بہ تہیک شی۔ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی Next سوال نمبر 271 منجانب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان۔

*271_ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ خوراک ہر سال لاکھوں ٹن گندم حکومت پنجاب سے خرید کر سرحد کی فلور ملوں کو فراہم کرتی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گندم کی سپلائی میں حکومت سرحد ہر سال امدادی رقم یعنی سبسڈی ادا کرتی ہے;

(ج) اگر (الف) اور (ب) کے جوابات اثبات میں ہوئی تو حکومت سرحد سالانہ اوسطاً کتنے لاکھ ٹن گندم پنجاب سے خریدتی ہے;

(2) حکومت کو سالانہ اوسطاً گندم کی سپلائی میں کتنی رقم بطور سبسڈی ادا کرنی پڑتی ہے؟

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) پچھلے پانچ سالوں میں محکمہ خوراک صوبہ سرحد نے 98_1997 سے 2001-2002 تک کل گندم 4885820.047 میٹرک ٹن خریدی ہے جس میں 2396536.367 میٹرک ٹن گندم محکمہ خوراک پنجاب سے خریدی ہے۔ جسکا سالانہ اوسط 479307.270 میٹرک ٹن بنتا ہے اور 489283.680 ٹن گندم وفاقی وزارت خوراک، ذراعت سے خریدی ہے جسکا سالانہ اوسط 497856.730 میٹرک ٹن بنتا ہے اسی گندم کی مجموعی سالانہ اوسط 977164.00 میٹرک ٹن بنتی ہے۔

(۲) حکومت صوبہ سرحد سالانہ اوسط 977164.00 میٹرک ٹن گندم عوام کو سپلائی کرنے پر اوسطاً

1951699.00 روپے ہر سال بطور سبسڈی برداشت کرنی پڑتی ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی ہے)

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر! دمنستیر صاحب نہ مے بیا دا یو درخواست دے چھی

محکمہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خیال پہ فوڈ اوپہ فارست بانڈی بنہ سپشلسٹ ئے۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: نو بس جی دغہ کوو چي کوم د منسٽر صاحب په نوٽس کبني خو هغه خبري راولو۔ محکه خوراک هر سال په لکھونو ټن گندم را درآمد کوي دلته، نو هغه پر جي هاں، جي هاں کبني ټي د دواړو جواب را کري دے۔ زه وایم چي جي دوئي دا سبسدي ورکوي په دي باندي او برابر روان دي۔ په دپيو کبني خو په ميداني علاقہ جات کبني ټي ورکوي دي چي سات ارب پچاس کروړ او سوله لاکھ روپي دوئي لکه اوسط چي ټي راويستلے دے نو دا په يو دغہ کبني دوئي ورکوي، سبسدي ورکوي دغہ ته۔ نو زه وایم چي زمونږ سره په دي ټوله صوبه کبني دومره خشکه پرته ده، دا لاندے کوم جنوبی اضلاع چي دي، اوچے کلکے پرته دي۔ په ديکبني د نهرونو هغه انتظام کيدے شي نو خکه خو مونږ دلته ژاړو چي گوبلم ايريگيشن سکيم دے جوړ کري، کم از کم د دير نه خوبه بيا غنم مونږ بهرته دوئي ته راسپلائي کوو او دا سبسدي خوبه پرته دوئي ته ورکول نه پريوخي۔ نو په دي باندي زه ریکويست کوم چي د دغہ دپاره د انتظامات اوشي چي کم از کم دا زمونږ دا صوبه خوبه غنمو کبني خود کفيله شي۔

جناب سپيکر: رباني صاحب! دا به د ډير لوټے Achievement وي که دا صوبه د خود کفيله کړه په خپل دور کبني۔

وزير خوراک: بلامبت ايريگيشن سکيم او په گوبلم ايريگيشن سکيم او په هغه د کار تيزولو مونږه په حق کبني يو چي صوبه ترقي او کري۔ ترڅو پورے چي د غنمو تعلق دے نو 30 لاکھ ټن سالانه ضرورت دے، 10 لاکھ ټن صوبه سرحد پيدا کوي، 20 لاکھ ټن مونږ د بهر نه راغواړو په پرائيوټ سيکټر 15 لاکھ ټن پورے غنم راخي 5 لاکھ ټن پورے تقريباً زمونږه صوبه سرحد حکومت د پنجاب نه د پاسکو نه او پنجاب گورنمنټ نه آخلي۔ سخکال مونږه فرسټ ټائم خپل يو ټيسټ کيس کوو انشاالله تعالیٰ۔ 2 لاکھ ټن مونږه اخلو او دا چي کومه سبسدي مونږه ورکوو دا خود قيمت خريد اور قيمت فروخت په مينع کبني چي کوم فرق دے، هغه 2700 روپي في ټن را اوخي هغه 7500 روپي Support price fixed دے، په هغه پسي ټرانسپورټيشن چارجز راخي۔ دا Incidental charges د پنجاب گورنمنټ راخي۔ بيا د Govt of NWFP Incidental charges راخي، هغه دا سبسدي 2700 روپي تقريباً چي جوړيږي۔ مونږه د ډاکټر ذاکر اللہ خان صاحب د

دې خبرے سره اتفاق ڪوو ڇي دلته د د نهرونو او د زمڪو او د زراعت طرف ته مڪمل نوره هم توجه ور ڪرے شي او انشاالله زمونڙه حڪومت دے طرف ته توجه ور ڪرې ده۔

جناب انور کمال خان: جناب سپيڪر! يو سپيلمنٽري ڪوئسچن زه هم ترے نه تپوس ڪوم۔

جناب سپيڪر: انور کمال سپيلمنٽري؟

جناب انور کمال خان: جي سپيلمنٽري هم د دې په حوالے سره ڇي دوئي زڪر او ڪرو، زه د دوئي نه تپوس ڪوم ڇي جي د جنوبي اضلاع د ڪوٻاٽ او د ڪرڪ او دلڪي مروت او د ڊي۔ آئي خان پورے دا څومره علاقه ڇي پرته ده، آيا دا دوئي په نظر ڪبني نه ده، ڇي دلته خو په لکها و ايڪر Version زمڪه پرته ده، آيا دلته هم چرته د ابو دوئي بندوبست ڪوي؟ زه خو وائيم ڇي دا ٽوله صوبه يو طرف ته او خالي د جنوبي اضلاع ڇي دا څومره شاڙه زمڪه پرته ده، ڪه دا دوئي آباده ڪري زما خيال دادے جي ڇي۔۔۔

جناب سپيڪر: زما په خپل خيال انور کمال خان " سوال د ڊيرا هم سوال دے خو هغه منسٽر ايريگيشن نشته دے۔ دا خو خوراڪ والا دے، دده سره خوتيار شے وي۔

جناب انور کمال خان: زه خالي د دوئي نيت گورم ڇي نيت يئ شته دے صحيح د هغه طرف ته او ڪه نشته دے؟ زه خالي دا تپوس ترے نه ڪوم۔

جناب سپيڪر: جي

وزير خوراڪ: جناب انور کمال خان صاحب ڊيره بنائسته خبره او ڪرو، ڪه دا خبره دوئي لس ڪاله مخڪبن ڪرے وے، نن به دا نهرونه هم هلته وو۔ نن به دا زمڪے هم آبادي وے خو دوئي دا په داسے وخت ڪبني او ڪره، انشاالله ڇي دے له مونڙ پلاننگ ڪو و دا به اوشي انشاالله۔

جناب سپيڪر: انور کمال خان دا ڪريديٽ تاسو ته در ڪول غوارم۔

جناب انور کمال خان: زما خيال دادے جي ڪه دا لس ڪاله دوئي وائي ڇي دا گناه مونڙه ڪرې ده نو دا باقي عمر دوئي مونڙه ته سزارا ڪوي د دې خبرے؟۔

(تہقہے)

جناب سپیکر: دا کریدیت انور کمال خان تاسو ته در کول غواہی۔ Next سوال نمبر 290 منجانب سعید گل صاحب، رکن صوبائی اسمبلی۔

*290۔ جناب سعید گل: کیا وزیر مال ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل لال قلعہ (میدان) ضلع لوڈیر میں علاقہ قاضی اور تحصیلدار کے دفاتر اور رہائش کے لئے کوئی سرکاری عمارت نہیں;

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو حکومت کب تک مذکورہ دفاتر اور رہائش گاہیں تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

مولانا عصمت اللہ (وزیر مال و املاک): (الف) تحصیلدار لعل قلعہ کے دفتر رہائش کے لئے ایک بنگلہ جو تقریباً ایک کنال دس مرلہ رقبہ پر محیط ہے موجود ہے جو کہ سال 1991 کے زلزلہ میں بوسیدہ (Damage) ہو چکا ہے اور رہائش کے قابل نہیں۔ اب علاقہ قاضی اور تحصیلدار کے دفاتر ایک پٹوار خانہ میں واقع ہیں۔ پٹوار خانہ تین کمرہ جات پر مشتمل ہے جو کہ دفاتر کے واسطے کافی نہیں۔ اور دفتری سامان صحن میں پڑا رہتا ہے جبکہ تیسرا کمرہ بطور لیوی گارڈ استعمال ہو رہا ہے۔

(ب) مزید عرض ہے کہ ضلعی ریونیو آفیسر دیروڑ نے تحصیلدار لعل قلعہ کے دفتر رہائش مکان کی دوبارہ تعمیر کیلئے ضلعی رابطہ آفیسر (ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر) دیروڑ کو باقاعدہ طور پر تحریر کیا ہے کہ تعمیر دفتر اور رہائش تحصیلدار لعل قلعہ کو ADP (سالانہ ترقیاتی پروگرام) میں شامل کیا جائے لیکن محکمہ ورکس کے مطابق تاحال اسے ADP میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔

جناب سعید گل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: مطمئن ئے ؟

جناب سعید گل: د 290 نمبر سوال دا جواب خو بالکل ئے گپ لگولے دے جی مطمئن نہ مکمل گپ ئے لگولے دے (تہقہے) چہ کومہ خبرہ ما کپری دہ نو ہغہ ئے منلے دہ او بیا د ہغے دپارہ ئے ہیخ حل نہ دے راویستلے پخپلہ ئے دا خبرہ تسلیم کپری دہ چہ د 1991 نہ دغہ خائے خراب شوے دے او تراوسہ پورہ

بوسیدہ دے او ہیخ د رہائش قابل نہ دے۔ دوہ کمرے دی، پہ یوہ کبھی تحصیلدار ناست وی او پہ یوہ کبھی قاضی ناست وی جی او د تحصیلدار د میز خواتہ کت پروت وی، د ورھے ولا پروی۔ چہ کلہ د آفس تائم ختم شی نو ہغہ غریب کت راواجوی او پہ ہغے کبھی شپہ تیروی او د دہی باوجود ئے بیا دا وئیل دی چہ پہ اے۔ دی۔ پی کبھی موہم نہ دے شامل کرے نوانتہائی زیاتے دے جی بالکل۔

جناب سپیکر: جی سپلیمنٹری کوئسچن او کرہ کنہ۔

جناب سعید گل: سپلیمنٹری دغہ دا دے جی چہ د دہی مکمل تحقیقات او معلومات اوشی او پہ دہی بانڈی عمل اوشی دا خو چہ ماداسے اولیگل او داسے جواب ئے راکرو، د دہی خبرے حل او فائدہ خہ شوہ؟ پکار دادہ چہ فوری طور د دہی حل را او باسی او د دہی د پارہ کمیٹی مقرر شی۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب، کیا وزیر ترقیات اور وزیر مال یہ اوپر لکھا ہوا ہے۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واقعی ہے بھی وزیر مال سے وابستہ، لیکن ہمارے معزز رکن اسمبلی، سعید گل صاحب نے اپنے علاقے کا جو انتہائی اہم مسئلہ اٹھایا ہے اور یہ حقیقت میں ایک بہت بڑا علاقہ ہے بلکہ ایک سب ڈویژن ہے جس کا یہ واحد مرکز ہے جہاں جو مکانات ہیں، وہ بوسیدہ ہو چکے ہیں اور نئے دفاتر کے لئے ابھی کوئی فوری طور پر بنانے کا انتظام نہیں ہے، میں سمجھتا ہوں کہ ابھی ایک اسمبلی کے ممبر کی حیثیت سے انہوں نے اس طرف توجہ دلائی ہے تو جس طرف توجہ دلائی جاتی ہے، وہ چیز حکومت کے نوٹس میں بھی آجاتی ہے اور آئندہ ترجیحات میں ہم اس کو شامل کریں گے اور جو ان کا گلہ ہے، انشاء اللہ وہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی Next سوال نمبر 398 منجانب جناب کاشف اعظم صاحب رکن صوبائی اسمبلی۔

(تالیاں)

*398_ جناب کاشف اعظم: کیا وزیر خوراک ازراہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) صوبے میں اشیائے خوردنوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے کیا طریقہ کار ہے;

(ب) صوبے میں اشیائے خوردنوش کا معیار جانچنے کا کیا طریقہ کار ہے;

(ج) حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد صوبے میں اشیائے خورد و نوش کے معیار اور قیمتوں کے حوالے سے کتنے چالان کئے گئے ہیں، نیز ضلع وار چالان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب فضل ربانی (وزیر خوراک): اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے صوبائی حکومت نے این ڈبلیو ایف پی فوڈسٹف کنٹرول آرڈر 1975 نافذ کیا ہوا ہے جس کے تحت ہر ضلع میں ڈسٹرکٹ پرائس ریویو کمیٹیاں مقرر ہیں جنکے اجلاس ضلعی حکومتیں بننے سے پہلے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ / ڈپٹی کمشنر صاحبان بلا یا کرتے تھے جو کہ اس کمیٹی کے چیئرمین بھی ہوا کرتے تھے۔ ضلعی حکومتیں بننے کے بعد اب یہ فرائض ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر ضلعی ناظم انجام دے رہے ہیں۔ ان کمیٹیوں سرکاری آفسروں کے علاوہ عوامی نمائندے بھی شامل ہوتے ہیں۔ ان کمیٹیوں میں اشیائے خورد و نوش کی قیمتوں پر غور و حوض ہوتا ہے اور مناسب قیمتیں مقرر کی جاتی ہیں۔ ہر دوکاندار کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ مقرر شدہ قیمتوں کی فہرستیں نمایاں جگہ پر اپنی دوکان میں آویزاں کرے۔ اگر کسی دوکاندار نے قیمتوں کی یہ فہرست نمایاں جگہوں پر آویزاں نہیں کی ہو یا مقرر قیمتوں سے زیادہ قیمت وصول کرتے ہوئے پائے جائے تو اس سیکشن (6) فوڈسٹف کنٹرول ایکٹ مجریہ 1958 کے تحت حوالہ پولیس کیا جاتا ہے اور مقدمہ درج کر دیا جاتا ہے۔

(ب) صوبہ میں اشیائے خورد و نوش کا معیار جانچنے کے لئے ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس مجریہ 1960 (جو کہ بنیادی طور پر محکمہ صحت کا جاری کردہ قانون ہے) لاگو ہے۔ اس قانون کے تحت زیر دفعہ (16) حکومت (محکمہ صحت) فوڈ انسپکٹر مقرر کرتی ہے جو کہ اشیائے خورد و نوش کے نمونہ جات لیکر پبلک انالسٹ محکمہ صحت کو برائے تجزیہ بھیجتے ہیں۔ اس غرض کے لئے حکومت (محکمہ صحت) نے دو لیبارٹریاں قائم کر رکھی ہیں جہاں پر ان نمونہ جات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

(1) گورنمنٹ پبلک ہیلتھ فوڈ انالسٹ لیبارٹری پشاور

(2) خیبر میڈیکل کالج لیبارٹری آف بائیو کیمسٹری پشاور

ان لیبارٹریوں کے فیصلہ پر دوسری رائے لینے کے لئے دوسرا نمونہ ڈائریکٹر جنرل محکمہ صحت کی ہدایت پر کیمیکل ایگزامینر ترناب فارم کو بھیجا یا جاسکتا ہے اور کیمیکل ایگزامینر کا فیصلہ آخری اور حتمی ہوتا ہے۔ فوڈ انسپکٹر محکمہ صحت، لوکل گورنمنٹ اتھارٹی، سینٹری انسپکٹر اور محکمہ خوراک کے ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر

صاحبان پر مشتمل ہوتے ہیں۔ نوڈ انسپکٹر کی ذمہ داری میں شامل ہے کہ اگر اشیائے خورد و نوش کا حاصل کردہ نمونہ تجزیہ کے بعد غیر معیاری پایا جائے تو ان اشیائے خوردنی کے تیار کنندگان یا فروخت کنندگان کے خلاف پولیس میں زیر دفعہ 23 ویسٹ پاکستان پیور فوڈ آرڈیننس مجریہ 1960 کے تحت کیس درج کرے۔ (ج) حکومت کے برسر اقتدار آنے کے بعد یعنی ماہ ستمبر 2002 تا اپریل 2003 اشیائے خورد و نوش کے معیار اور قیمتوں کے حوالے سے جو چالان کئے گئے ہیں ان کی ضلع وار تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ قیمتوں اور معیار کے حوالے سے جو چالان کئے گئے ان کی تفصیل ضلع وار ماہ ستمبر 2002 تا ماہ اپریل 2003ء

نمبر شمار نام ضلع	کل تعداد جو محکمہ خوراک نے چیک کئے	قسموں کے حوالے سے جو چالان کئے گئے	معیار کے حوالے سے جو چالان کئے گئے
1_ پشاور	850	149	1
2_ نوشہرہ	1596	105	—
3_ چارسدہ	1698	91	12
4_ مردان	2434	183	—
5_ صوابی	635	44	7
6_ کوہاٹ	535	136	—
7_ ایبٹ آباد	1796	97	27
8_ ہری پور	1000	93	6
9_ مانسہرہ/بٹگرام	2493	226	5
10_ بنوں/لکی مروت	1595	74	—
11_ ڈی۔ آئی خان۔ ٹانک	1736	81	17
12_ سوات/بونیر	1892	166	4

			شانگلہ
—	50	2050	13_ دیر
—	91	1575	14_ ملائڈرگئی
79	1586	21885	ٹوٹل۔

جناب کاشف اعظم: بسم الله الرحمن الرحيم۔ سپیکر صاحب! یو خوزه پہ خپل هغه ورغ Reaction باندې ستاسو نه معذرت کوم۔ زما پرون اراده وه خو تاسو رانه غلئی ماوے چې On the floor معذرت ستاسو نه او کوم۔

جناب سپیکر: دا کیدے شی چې ما Counter Walk out کړے وی پرون۔

جناب کاشف اعظم: هغه دیو کشر رور د خپل مشر رور نه گلله وه، د سپیکر او درکن اسمبلی څه خبره پکښې نه وه، هغه دیو کشر رور او دیو مشر رور گلله وه۔

جناب سپیکر: مهربانی! نه جی، دا ستا حق دے۔

جناب کاشف اعظم خان: د سوال دا د جز (ح) جواب که تاسو او گورئی نو دا خو جی ډیره بنائسته خبره پکښې دوئی کړی ده چې په صوبه سرحد کښې د دې مطلب دا دے چې نه ملاوت کیری او نه مونږ دغه خورو بلکه یو صاف او دغه غذا مونږ ته ملاویری۔ لکه دوئی که تاسو او گورئی نو نو بنار، کوبات، بنون، دیر، مالا کنډ، په دیکښې یو کس هم د ملاوت د وجے نه دے چالان شوے۔ نو د دې مطلب خو هم دا شو لکه 21885 نمونے دوئی چیک کړی دی او صرف 79 خلق ئے په ټوله صوبه کښې چالان کړی دی۔ نو دا خو داسے عجیبه غوندے خبره ده که وزیر صاحب د دې خپل چارټ نه مطمئن وی نو بیا زه د دې خپل سوال نه مطمئن یم۔ که د دوئی مطلب دا وی چې یره هډو ملاوت کیری نه، نو بس تهیک ده۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: ستاسو مطلب دا دے چې گناه کار زیات دی؟

جناب کاشف اعظم: نه، ملاوت والا زیات دی جی۔

مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: نو دا خو گنهگار دی کنه۔

جناب سپیکر: که ربانی صاحب د خپل جواب نه مطمئن وی نو وائی زه مطمئن یم۔

وزیر خوراک: نوزہ خوترے مطمئن یمہ او ان شاللہ ہغہ ہم مطمئن دے (تمتھے)
 د ربانی خفہ کول خہ دومرہ گران خونہ دی، تہ ترے خفہ شہ نوربانی غریب خفہ
 خفہ دے۔ مونر دا وایو چہ دی ڈاکٹر ذاکراللہ خان صاحب یو سوال کرے وو د
 دہ نہ مخکبہ چہ پہ ضلع دیر کبہ تہول خومرہ سیمپل چالانونہ او
 دکانداران جرمانہ شوی دی، دوئی تہ مونر جواب ور کرے وو چہ پہ تیرو پنخہ
 کالو کبہ پہ دیر بالا او دیر پایاں کبہ صرف 157 سیمپل اغستے شوی دی، پہ
 پنخہ کالو کبہ، پہ دوہ ضلعو د پنخہ کالو چہ حساب کتاب تہول او کری، د
 میاشتے یو سیمپل راخی، ز مونر پہ پنخو میاشتو کبہ، د دوئی توجہ دیرہ بنہ دہ
 چہ نورہ ہم دے کبہ اضافہ اوشی بہر حال پہ یوہ یوہ ضلع کبہ پہ پنخہ میاشتو
 کبہ پنخلس 1500 سوہ دوہ زرہ او دوہ نیم زرہ پورے چیکینگ کول او بیا د
 قیمتونو د معیار پہ بنیاد باندی، دے کبہ دا مسئلہ دہ کہ مونر خپل ڈیپارٹمنٹ
 تہ او وایو چہ ہلہ شاہ تہول راوخی او تہول پہ دہ بازارونو ورخی او د تہولو خلقو
 نہ، پہ دی وجہ مونرہ دسترکت گورنمنٹ تہ ہم وئیلی دی چہ تاسو د پرائس
 ریویو کمیٹی اجلاسونہ او تاسو نرخنامے، چہ نرخنامے ہغوہ فیکسڈ کری نو
 مونرہ نرخنامے گورو او ان شاللہ توجہ د دوئی بنہ دہ، نورہ بہ ہم ان شاللہ
 پہ دہ کبہ اضافہ اوشی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: جن معزز اراکین کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، بغرض منظوری
 ایوان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جناب مولانا عبدالرحمان صاحب۔ ایم پی اے آج کے لئے، مسماۃ غزالہ
 حبیب تنولی صاحبہ ایم پی اے آج کے لئے، جناب اختر نواز خان ایم پی اے آج کے لئے۔

Is it desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! زہ ستاسو د زہ نہ مشکوریم چہ تاسو داسے مہربانی کوئی، سپیکر صاحب یوہ اہم مسئلہ دہ تاسو تہ بہ یادہ وی چہ مونبر یو مخکین قرار داد پاس کرے ووچہ د نیشنل فنانس کمیشن پہ بارہ کینہی چہ داد Constituted کرے شی او دے بانڈی د دا پنخہ کالہ پس قانون دے، ہغہ Constituted ہم نہ شو، بیا مونبرہ دا یو قرارداد پاس کرے ووچہ پکار دادے چہ مونبر و سائل د صوبو تہ راکری او مرکز د بیا پاپولیشن پہ تحت مونبر نہ خپلہ حصہ پیسے د واخلی، ہغہ قرارداد ہم Unanimous پاس شو، د ہغے نہ پس زمونبرہ دلته کینہی دسکشن اوشو، د ہغے نہ پس زمونبرہ سینیئر منسٹر صاحب یو مفصل قرارداد ہم تیار کرو، ہغے کینہی مونبرہ ریکویسٹ او کرو مرکز تہ چہ مہربانی او کرئی %60 د صوبو تہ ملاو شی او %40 د مرکز سرہ وی او صوبو تہ د %60 د ہغہ حساب سرہ چہ خومرہ چرتہ دیویلپمنٹ کم دے ہغہ تہ زیات شی پاپولیشن ایریاز پہ بنیاد، خو ہغہ تاسو اولیدو، پہ اخبار کینہی یو ہفتہ مخکینہی دا راغلل چہ %60 بہ مرکز سرہ وی او %40 بہ صوبو تہ ملاویری۔ مونبر بیا ہم لبر مطمئن شو چہ زہ خہ نہ خہ خو اوشو نو پرون ہغہ بلہ ورخ چہ بجت پیش شو، پہ ہغہ بجت کینہی کلیئر کت دا لیکلی دی چہ ہغہ زہ خبرہ دہ چہ %37.5 بہ صوبو تہ ملاویری او %62.5 بہ مرکز تہ ملاویری نو سپیکر صاحب، مونبر بیا دلته د خہ د پارہ ناست یو؟ مونبر یو قرارداد Unanimously پاس کرو او مرکز ہغہ قرارداد د ردئی توکرئی کینہی وارتوئی او زمونبر د صوبائی حقوق تحفظ نہ کیری نو زما خو دا خواست دے، خپلو ملگرو تہ خواست دے چہ مونبرہ واک اوٹ او کرو او مونبر پہ دہ اسمبلی کینہی نہ کینینو پہ دہ وجہ چہ زمونبر د قرارداد خہ ویلیو نہ شتہ۔ مرکز مونبر تہ خہ نہ راکوی۔ د صوبائی خود مختارئی خبرہ دہ او زمونبر خوک تپوس نہ کوی نو زہ خو پہ اسمبلی کینہی نہ کینم او واک اوٹ کوم۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! کہ اجازت وی۔ (مداخلت) ایک منٹ

آپ زرا تشریف رکھیں جی، زرا بات کرتے ہیں۔ اجازت ہوگی جی آپکی؟

جناب سپیکر: بالکل۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! بشیر خان نے جس طرف اشارہ کیا ہے میرے خیال میں اس پر تمام اسمبلی کا متفقہ طور پر یہ قرارداد اس لئے پیش کی گئی تھی کہ یہ کسی پارٹی کا اپنا کوئی مینڈیٹ یا غرض نہیں تھی۔ اس میں صوبے کے مفادات کی بات تھی اور اس پر اس لئے متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کی گئی تھی کہ آنے والے بجٹ میں ہمیں یہ احساس تھا، کہ مشکلات سے دوچار ہونا پڑیگا اور میرے خیال میں جس وقت ہم نے اے۔ ڈی۔ پی اور بجٹ کی بابت یہاں پر تقاریر کی تھی تو اس وقت بھی ہم نے یہ چیز پوائنٹ آؤٹ کی تھی کہ ہمیشہ بجلی کی مد میں Net Profits میں اپنے حقوق کے مطابق چونکہ پیسہ ہمیں نہیں ملتا اور ہمیں مجبوراً اپنا کلیم برقرار رکھنا پڑتا ہے تو ہمیں چھ ارب روپے جو ہمیں ملنے چاہیے تھے، وہ ہمیں نہیں ملتے لیکن اس کے برعکس جب ہم بجٹ میں Projection کرتے ہیں تو ہم بارہ یا پندرہ ارب روپے کی Projection کرتے ہیں تو اس صورت میں یہ ہمارا کلیم ہوتا ہے اور اس صورت میں جب کہ ہمیں اتنا پیسہ نہیں ملتا تو ظاہر ہے کہ اس میں 8/9 ارب روپے کا Shortfall جو ہے، وہ ہمارے لئے مشکلات کا باعث بنتا ہے اور وہ Shortfall جو ہے وہ ہماری آنے والی جتنی بھی Developmental activities ہیں، ان پر بری طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔ اس دفعہ ہمیں اندازہ یہ ہے کہ بجٹ میں ہماری پروجیکشن As against 15 Arab وہ کوئی تقریباً سترہ ارب کا ہو گا اور جب آپ سترہ ارب کی پروجیکشن کریں گے تو آپ کو نو ارب کی بجائے تقریباً کوئی گیارہ ارب کی Shortfall کا سامنا کرنا پڑیگا۔ اسی لئے ہم نے احتیاطاً وقت سے پہلے مرکز کو یہ Warn کیا تھا کہ صوبائی حکومت یہ چاہتی ہے اور اس میں آپ کی ایم ایم اے کی حکومت بھی شامل تھی اور ہم سب بھی شامل تھے اور یہ اس صوبے کے مفاد میں شامل تھا کہ جیسے انہوں نے فرمایا کہ 62.5 فی صد جو کہ مرکز ہم سے وصول کرتا ہے وہ وصول کرتا ہے ڈیفینس کے لئے وہ وصول کرتا ہے آپ کی قرضہ جات ادا کرنے کے لئے، آپ کے وزیر خزانہ ایک طرف تو کہتے ہیں کہ جی ہم نے اپنا وہ معیار حاصل کر لیا ہے اور دوسری طرف آج بھی وہ 62.5 پیسہ جو ہے وہ Federal Divisible Pool سے ڈیفینس بجٹ کے لئے رکھ رہے ہیں اور باوجود اس کے کہ پرائم منسٹر نے یقین دہانی کرائی تھی کہ ہم 62.5 فی صد کی بجائے 60 فی صد وصول کریں گے۔ ہم نے یہ سوچ کر اس پر اتفاق کیا کہ شاید ڈھائی فی صد اس صوبہ سرحد کو مزید

اضافی رقم ملے گی لیکن افسوس ہے کہ کل پرسوں اخبار میں جو ہم نے پڑھا انہوں نے کہا کہ وہی NFC کا ایوارڈ جو کہ 1998 میں تھا۔

جناب سپیکر: مختصر کریں۔

جناب انور کمال خان: میرے خیال میں یہ ہمارے ساتھ ایک پریکٹیکل مذاق ہے اور جیسے انہوں نے کہا کہ یہ کسی کے خلاف واک آؤٹ نہیں ہے، آپ بھی ہمارے ساتھ اس واک آؤٹ میں شانہ بشانہ رہیں تاکہ مرکز کو یہ پتہ چل سکے کہ اس صوبے میں اپنے حقوق کے لئے ہم بیک آواز ایک ہی جگہ پر واک آؤٹ کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: مرید کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر شکریہ! بشیر خان بلور نے جو بات کی ہے تو یہ پورے صوبے کا معاملہ ہے، ہم اس کی حمایت کرتے ہیں اور اس واک آؤٹ میں ہم تمام کو شامل ہونا چاہیے۔ جو بات انور کمال بھائی نے کی مصیبت یہ ہے کہ ہمارے جو کمیونٹیز جاتے ہیں صوبائی حکومت سے یا تو وہ وہاں پر کیس کو صحیح طریقے سے Peruse نہیں کر سکتے کیونکہ جو این ایف سی کی میٹنگ ہوتی تھی، اس میں بھی تعریف پریزیڈنٹ کی ہوئی تھی۔ ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی پریزیڈنٹ کی تعریف کی کہ بہت اچھا ہوا ہے لیکن ہمیں چاہیے کہ ہم کیس کو اتنے مضبوط طریقے سے بھیجیں کہ ہمارا جو حق ہے وہ ہم چھین لیں تو اس میں آپ بھی ہمارا ساتھ دیں۔

جناب سپیکر: جناب سراج الحق صاحب!

جناب بشیر احمد بلور: نورے خبرے د اوس دوئی نہ کوی ولے چپی یو قرار داد مونبر متفقہ پاس کرے دے، ہغہ شوک نہ منی۔ نو مونبر تہ د خبر و ضرورت نشتہ، مونبر واک آؤٹ کوو۔

جناب مظفر سید: زمونبرہ وزرا حضرات تہ ہم درخواست دے چپی پہ دی واک آؤٹ کبھی زمونبر سرہ شامل شی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر! صوبے کے مسئلے پر ہم اپوزیشن کا ساتھ دے رہے ہیں لیکن اسلام کے حوالے سے بھی جو کچھ صدر مشرف نے لب کشائی کی ہے، اس کے خلاف بھی اپوزیشن ہمارا ساتھ دے۔

جناب زرگل خان: سپیکر صاحب! دوئی بہ واپس شوک راولی؟ زما خیال دے زہ پاتے کبیرم۔

(اس مرحلے پر وزیر کے سوا حزب اقتدار اور حزب اختلاف کے تمام اراکین نے ایوان سے واک آؤٹ کیا) ملک ظفر اعظم خان (وزیر قانون): جناب سپیکر صاحب! یقیناً اس اسمبلی نے چند ہفتے پہلے ہمارے سینیئر منسٹر صاحب کی جو متفقہ قرارداد ہم نے پیش کی تھی، ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایک متفقہ قرارداد یہاں سے پاس ہوئی تھی، چاہیے تو یہ تھا کہ اس پر عمل درآمد ہوتا اور ہمیں یہ تکلیف اور آج کا دن نہ دیکھنا پڑتا، بہر حال ہمیں اس پر افسوس ہے کہ ہماری قرارداد جو متفقہ پاس ہوئی تھی، وہاں اسکو کوئی Honour نہیں کیا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کرتا چلوں کہ انہی صوبائی حقوق کے حوالے سے کل میں نے جو بات کی تھی تو مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان میں بعض دوستوں معزز اراکین کے دماغ میں شاید یہ ہو کہ یہ ایم۔ ایم۔ اے اور اس کی انا کا مسئلہ ہے لیکن ایسا نہیں ہے، ہم ایم ایم اے والے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر جیو اور جینے دو کی پالیسی اپنائی جائے تو یہ نہ صرف صوبے کے لئے بلکہ ملک کے لئے اور عالم اسلام کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ تو میں گورنمنٹ کی ذمہ دار شخصیت ہونے کی وجہ سے ایک بار پھر اپنے دوستوں سے یہ عرض کرتا چلوں کہ وہ ہمارے معزز اراکین کے پاس جائیں اور انکو جس طرح بھی ہو ہاوس میں لے آئیں۔

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر! ہم بھی احتجاجاً ان کے آنے تک کھڑے رہینگے۔

(اس دوران صوبائی وزیر اپنی نشستوں پر کھڑے رہے)

(اس مرحلے پر معزز اراکین اپنا واک آؤٹ ختم کر کے ایوان میں واپس آگئے)

جناب مظفر سید: اجازت دے سر؟

جناب سپیکر: جناب مظفر سید صاحب!

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! تھو لو معزز ممبران و صاحبان نو پہ یوہ زبرد ستہ ایشو باندھی واک آؤٹ اوکرو خو مونبر پہ دہی پوہہ نہ شوچی زمونبر منسٹیر حضرات راغلل نو مونبر تہ ئے خہ اووئیل؟ زما دا درخواست دے چی ربانی پہ رموز کبئی یوہ خبرہ اوکریہ چی مونبرہ خکہ راغلو چی مونبرہ ہم ستاسو سرہ شریک یو او راخی بل یو قرارداد پاس کوو د صوبے د حقوقو د پارہ نو زما دا

خیال دے چہی دوئی بہ ہم دا یقین دہانی پہ دہی فلور بیا اوکری چہی دہغہ زور
 قرار داد نہ پس کہ تاسو ضروری گنہری چہی بل قرار داد د پاس کرے شی۔ بل زہ
 یو توجہ راگر خومہ۔ پر ون دلتنہ پہ فلور باندہی یوہ خبرہ شوہی دہ چہی ہغہ د پبلک
 سکولونو پہ حوالہ سرہ دہ او ہغہی کنبہی دا وہ چہی پبلک سکولونہ بہ فیس نہ
 اخلی، د ترانسپورٹ فیس۔۔۔۔

Mr. Speaker: It is not a point of order Muzafar Said Sahib.

جناب مظفر سید: ن اخبار غلط راغستی دے جی۔ اخبار غلط راغستی دے، اخبار
 غلط خبر راغستی دے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! پہ کومہ خبرہ چہی مونہرہ واک آؤت کرے دے، پکار
 دہ چہی پہ ہغہی باندہی اوکری۔

جناب سپیکر: مظفر سید صاحب! دا پوائنٹ آف آرڈر نہ دے۔

جناب مظفر سید: نو بس جی اخبار غلط بیان راغستی دے نوربانی صاحب د ہغہی
 وضاحت لہر اوکری چہی خنگہ جواب ئے ور کرے دے۔

جناب سپیکر: جی سراج الحق صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سپیکر صاحب! اپوزیشن کی خواتین کو منانے کوئی نہیں گیا ہے۔ میں یہ کہنا چاہ
 رہی ہوں، Sorry اس وقت اپوزیشن ہی ہے اس سلسلے میں، تو وہ ہمارے ساتھ ہیں۔ تو میں گزارش کرتی
 ہوں کہ ان کو کون منانے جائے گا؟ حکم کیجئے اور اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم چلے جائیں؟

جناب سپیکر: اجازت ہے۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ خزانہ): جناب سپیکر!

(اس مرحلے پر خواتین اراکین اسمبلی واک آؤت ختم کر کے ایوان میں واپس آگئیں)

جناب سپیکر: شاید آپ کی آواز وہاں پہنچ گئی جی، سراج الحق صاحب!

سینیئر وزیر خزانہ: جناب سپیکر! آج صوبہ سرحد کے اس معزز ایوان میں ہمارے قائدین نے جس اہم ایٹو
 پر بات کی ہے اور جس پر اسمبلی کے تمام ارکان نے ماسوائے وزرا کے واک آؤت کیا ہے اور ان کے واک
 آؤت کے دوران وزراء بھی بیٹھے نہیں بلکہ اپنی سیٹوں پر کھڑے تھے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ ایوان

اور یہ اسمبلی صوبہ سرحد کے کروڑوں عوام کی ایک صحیح ترجمان ہے اور انکی بات جب لوگ نہیں سنتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پوری قوم، صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی بات کو نہیں سنتے ہیں (تالیاں) اور میں برملا اعلان کرتا ہوں کہ بخدا جب ہم اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں، جب بجلی کے منافع کی بات کرتے ہیں، جب این۔ ایف۔ سی ایوارڈ کی بات کرتے ہیں، تو یہ سیاست کا مسئلہ نہیں ہے، یہ پارٹی کا مسئلہ نہیں ہے یہ ایک پوری قوم کا اور اس صوبے کے جینے اور مرنے کا مسئلہ ہے اور میرے بھائی نے جس طرح فرمایا ہے کہ شاید مسئلہ اٹھایا نہیں گیا ہے، میں اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی حکومت نے اور صوبہ سرحد کی اسمبلی میں ہمارے ساتھ شریک پوزیشن کے لیڈروں نے کوئی ایسا موقع نہیں چھوڑا ہے کہ جو بات کرنے کی ہو اور انہوں نے نہ کی ہو۔ ہماری جب بھی کوئی نشست ہوئی ہے، خواہ وہ صدر پاکستان کے ساتھ تھی یا وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ تھی یا سینٹ کے چیئرمین کے ساتھ تھی، ہر مجلس میں، ہر جلسے میں، ہر میٹنگ میں اور ہر ایوان میں ہم نے یہ مسئلہ اٹھایا ہے اور آخری لمحہ تو یہ آپہنچا کہ جب ہم نے متفقہ قرارداد پاس کی تو ہمارا خیال تھا کہ وہ کم از کم اس اہم البتو پر صوبہ سرحد کی منتخب حکومت کو مذاکرات کے لئے تو بلائیں گے، میز پر بیٹھا کر ہماری بات تو سنیں گے لیکن ہماری بات کو سننے کی بجائے As it is اس کو رکھا گیا اور بجٹ میں کوئی خاص اضافہ نہیں ہوا تو اب ہم کیا کر سکتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ۔

اگر کچھ منہ پہ کہتا ہوں مزا الفت کا جاتا ہے

اگر خاموش رہتا ہوں کلیجہ منہ کو آتا ہے

میں دیکھ رہا ہوں کہ خود اس پشاور کے کتنے ایسے مسائل ہیں جو کہ توجہ طلب ہیں۔ ہمارے دیہاتوں کے مسائل بھی ہیں۔ ہماری صحت کا مسئلہ ہے، تعلیم کا مسئلہ ہے اور ہماری توجہ ان مسائل کے حل کرنے کی طرف ہے۔ لیکن اگر مرکز ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتا اور اگر ہم جہالت کے اندھیروں میں رہ جاتے ہیں، اگر ہماری قوم بیماری کا شکار ہو جاتی ہے تو یہ صرف صوبہ سرحد کا نہیں، ہم پاکستان کا حصہ ہیں، اس کا مطلب یہ ہے کہ پورا پاکستان اس سے متاثر ہو رہا ہے۔ جناب ہم نے پنجاب اور بلوچستان کو اپنے ساتھ بیٹھایا تھا اور ہم نے مل کر وزیر خزانہ سے بات کی تھی کہ اس بجٹ سے پہلے آپ اور ہم سب نے ملنا ہے اور مطلوبہ

اہم مسائل اور ایشوز پر پہلے بات کرنی ہے لیکن مرکز نے بات کرنے کے بجائے اپنی گاڑی کو اس طرح چلا رکھا ہے اور اب بات یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ انہوں نے اپنے بجٹ کا اعلان کر دیا ہے اور چاروں صوبہ جات جو ہیں وہ اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ لیکن ہم ہمت ہارنے والے نہیں ہیں، ان شاء اللہ ہم اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے اور میرا ایمان اور یقین ہے انشاء اللہ کہ اگر صوبہ سرحد کی اسمبلی کا اس طرح ان ایشوز پر اتفاق رہا اور یہ جدوجہد جاری رہی تو آج نہ سہی تو کل ہی سہی لیکن ہمیں ہمارے حقوق انشاء اللہ ضرور ملیں گے۔ (تالیاں) ہم اس وقت تک آرام سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ہمارے حقوق ہمیں میسر نہ ہو جائیں، ہمارے جزوی مسائل پر ہماری اکثریت کا اتفاق ہے لیکن اگر کسی پارٹی کا دوسری پارٹی کے ساتھ کسی بات پر اختلاف بھی ہے لیکن صوبے کے مسائل اور صوبے کے حقوق کے لئے اپوزیشن اور حکومت بالکل ایک ہیں۔ اور انشاء اللہ ہم اسی طرح ایک رہ کر اس سفر کو جاری رکھیں گے۔ میں ایک بار پھر اپنے اپوزیشن لیڈرز کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے صرف ہمارا ہی نہیں ساتھ دیا بلکہ بڑھ چڑھ کر اس پر ہمارا ساتھ دیا ہے اور ہمارے حوصلے اس سے بلند ہوئے ہیں اور یقینی بات ہے جب اپوزیشن ہمارا کسی مسئلے پر ساتھ دیتے ہیں تو ہماری آواز میں اور ہمارے قدموں میں اور ہمارے عزم میں اس سے اضافہ ہوتا ہے۔ میں اس پر ایک بار پھر سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! چونکہ میں میٹنگ میں تھا جو ایگریکلچر کمیٹی میٹنگ تھی، اس لئے پاکستان پیپلز پارٹی پارلیمنٹریں کی طرف سے میں یہ بیان ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم بھی اس میں برابر کے شریک ہیں (تالیاں) لیکن جناب والا! ہماری ایک درخواست ہے کہ ہم تو سمجھ رہے تھے کہ صدر صاحب جو صدر پاکستان ہیں، صدر پاکستان اور پرائم منسٹر میں فرق ہوتا ہے کیونکہ جب این ایف سی کا معاملہ یہاں پر اسمبلی میں ہم نے اٹھایا ہے اور ایک متفقہ قرارداد پاس کی ہے تو ہمارا یہ خیال تھا کہ ہمارے بجٹ سے پہلے صدر پاکستان یہاں آ رہے ہیں تو وہ کم از کم اس این۔ ایف۔ سی کیونکہ Main کردار ان کا ہے این۔ ایف۔ سی کو Constitute کرنے کا۔ انہوں نے وہ اپنا کردار ادا کرنے کے بجائے ہیڈ آف دی گورنمنٹ کا کردار ادا کیا۔ انکو یہاں پر آکر ہیڈ آف دی سٹیٹ کا کردار ادا کرنا چاہیے تھا۔ لیکن انہوں نے یہاں پر ہیڈ آف

دی گورنمنٹ کا کردار آدا کیا ہے۔ میں ایک اور معاملے کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں جناب سپیکر، وہ یہ کہ جو بجٹ پیش ہوا ہے فیڈرل گورنمنٹ کا، اگر یہ ریشو بھی لیا جائے 62.5 اور 37.5 کا تو 800 بلین کا جو بجٹ پیش ہوا ہے، ہمارے صوبے کا اس میں 43 بلین حصہ بنتا ہے اور ہمیں 25 بلین مل رہا ہے اس Ratio کا جو ہم نے Oppose کیا تھا۔ جہاں پر بشیر خان اور ہم سب نے کہا تھا کہ یہ کم از کم 40 اور 60 ہونا چاہیے۔ وہ بھی چھوڑ کے اگر 62.5 اور 37.5 پر تو 800 بلین میں ہمارا شیئر 43 بلین بنتا ہے اور اب ہمیں 25 ارب تو 500 بلین کے بجٹ کے حساب سے مل رہا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ وہ 300 بلین جو ایکسٹرا ہیں 500 بلین کے علاوہ ہیں ان 300 بلین میں ہمارا شیئر کہاں گیا؟ باوجود اس کے کہ ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمارے ساتھ انتہائی ظلم ہے، اس ظلم میں بھی ہمیں اپنا حصہ نہیں مل رہا ہے۔ تو کہاں جائیں؟ آئینی راستے آپ بند کر رہے ہیں، منہ پر آپ تالے لگا رہے ہیں، آئین میں ترمیم ہم نہیں کر سکتے، لوکل گورنمنٹ آرڈیننس میں ترمیم ہم نہیں کر سکتے، رولز میں ترمیم ہم نہیں کر سکتے، تو پھر اس اسمبلی کا فائدہ کیا ہے؟ جناب سپیکر، (تالیاں) جب ہمارے پاس یہ اختیار نہ ہو کہ جو اختیار ہمیں آئین نے دیا ہے، جو اختیار ہمیں قانون نے دیا ہے، وہ اختیار بھی ہم سے چھینا جا رہا ہے اور کہا جا رہا ہے کہ آپ یہ رولز بنائیں گے اور یہ رولز نہیں بنائیں گے کیا یہ ہماری اسمبلی کا کام نہیں ہے؟ جناب سپیکر! کیوں ہمارے ساتھ اس طرح کی حرکتیں ہو رہی ہیں؟ ہر چیز میں ہمارے ساتھ ظلم ہو رہا ہے۔ اب 43 بلین کے بجائے وہ 40، 60 کو چھوڑیں، میں کہتا ہوں کہ جو انہوں نے Ratio لگا یا ہے، اس میں بھی ہمارا 43 بلین روپیہ بنتا ہے، تو یہ باقی جو 18 بلین ہے وہ ہمیں کیوں نہیں مل رہا ہے؟ ہم تو سوچ رہے ہیں کہ ہمارے پاس تو صرف واک آؤٹ کے اور کھڑے ہونے کے اور باتیں کرنے کے، ہمارے پاس تو میرے خیال میں تو اور کچھ نہیں رہ گیا ہے۔ صرف باتیں یہاں پر کریں گے کیونکہ رولز میں ترمیم ہم نہیں کر سکتے، قانون میں ترمیم ہم نہیں کر سکتے، آئین میں ترمیم ہم نہیں کر سکتے تھینک یو جناب سپیکر۔

(تالیاں)

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: پوائنٹ آف آرڈر۔ غالباً یہ بجٹ وہ لوکل گورنمنٹ کو دینا چاہتے ہیں۔
(مداخلت) مرکزی حکومت ہمارا حق لوکل گورنمنٹ کو دینا چاہتی ہے اور ہم اس کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔۔۔۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! عبدالاکبر خان دیر سے بنے خبرے اوکھے او پکار داوہ چھ دے وخت کبھی دا ایشو اوچتہ شوہ دہ این ایف سی والا او دغہ والا، بجٹ دے وخت کبھی زمونہ د صوبے 90 پرسنٹ بلکہ 90 پرسنٹ نہ زیاتہ مامخکبھی ہم پہ دہ بانڈی خبرہ کرے وہ چھ د هغی زیاتہ د NFC او Net Hydel Profits او دے نورو خیزونو سرہ دغہ دی، خو جی د افسوس خبرہ دا دہ چھ کومے دورے طرف تہ عبدالاکبر خان خبرہ او کرہ نو پہ هغی کبھی درانی صاحب ہم ناست وہ او هغوہ تہ د تقریر موقع ہم ملاو شوہ وہ او هغه تقریر کبھی مادا Expect کولو چھ هغوہ بہ د NFC او Net Haydel Profit او نور خیزونہ اوچتوی، خو هغه تقریر چھ ما اوریدلے دے، زہ پکبھی پخپلہ ناست وومہ۔ هلته د صدر صاحب د تعریفونو نہ علاوہ نور خہ دغہ نہ وو۔ نوزہ خووائیم چھ مونہ پخپلہ ہم دا موقع ضائع کری دہ۔ او بیا د هغی نہ پس چھ صدر صاحب کوم تقریر کوو نو هغی کبھی ہم درانی صاحب تول وخت Clapping کوو لگیا وو۔ نو دہی خوزہ پخپلہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: بشیر احمد بلور صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: میلہ تہ بہ پہ کور کبھی خہ وائے؟ جناب سپیکر صاحب! میلہ تہ خو پہ خپل کور کبھی دا نہ شی وئیلے۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر صاحب! دیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! دیرہ اہم مسئلہ دہ۔ پہ دہی خائے کبھی بہ مونہ لہ سیریس خبرہ کوو۔

جناب سپیکر: سیریس خبرہ پکار دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: زما دا عرض دے سپیکر صاحب، چہ زہ د خپل حکومتی بنچونو او خپل اپوزیشن لیڈران صاحبان د زہ د کومے نہ مشکوریم چہ داسی یوہ مسئلہ چہ مونہر بہ تول عمر دا خبرہ کولہ چہ صوبے مضبوط وی نو مرکز بہ ہم مضبوط وی۔ خلقو بہ وائیل چہ مرکز مضبوط وی نو پاکستان بہ ہم مضبوط وی۔ نن د خدائے شکر آدا کوم چہ نن تول جماعتونہ پہ دہ متفق دی چہ کوم وخت پورے چہ صوبے مضبوط نہ وی نو پاکستان نہ شی مضبوط کیدے۔ خو صوبے بہ ہلہ مضبوط کیری چہ مونہر خپلہ خاورہ خپل اختیار، زمونہرہ مطلب دا دے چہ خپل وسائل چہ کوم دی ہغہ د مونہر تہ ملاو شی۔ چہ وسائل نہ ملاویری دا صوبہ ترقی نہ شی کولے او آخر خنگہ چہ زما رور او وائیل چہ کوم پورے بہ مونہرہ دا تقریر ونہ کوو او کومہ پورے بہ مونہرہ شور کوو، کوم پورے بہ مونہرہ وایو زمونہرہ قرارداد چہ دی، د ہغے ہیخ Value نشته دے، زمونہرہ د حکومت د خبرو خہ Value نشته دے؟ داپوزیشن او د حکومت متفقہ قرارداد ونہ چہ ہغوی داسے غور خوی نو زہ بہ پہ دہ کبھی پہ اخیر کبھی دا یو شعر او وائیم چہ:

ظلم آخر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے

خون آخر خون ہے ٹپکتا ہے تو جم جاتا ہے

(تالیاں)

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! رول 67 کے تحت میں Personal Explanation دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کس بات کی؟ آپ کا تو ذکر تک نہیں ہوا ہے تو کس بات پر آپ۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: آج کے ایک اخبار میں میرے بارے میں خبر آئی ہے کہ میں وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک لارہا ہوں۔ میں اس بات کی Explanation دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: کہ آپ لارہے ہیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: کہ میں نے کوئی بات نہیں کی۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب مشتاق احمد غنی: مجھ سے جب سوال کیا گیا، مجھ سے جب سوال۔۔۔

(قطع کلامی)

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): یہ سر اپنی Advertisement کرانا چاہتے ہیں۔ یہ اپنی

Advertisement کرانا چاہتے ہیں۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: پلیز، پلیز۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: میں نے ایسی کوئی بات نہیں کی میں نے صرف یہ کہا کہ اگر یہ حالات اس طرح کے رہے اور اپوزیشن مل کر کوئی ایسا فیصلہ کرتی ہے۔ تو وہ ایک الگ بات ہے۔ لیکن اسے صرف میرے حوالے سے Quote کر کے، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے اور اس لئے میں اس پر

Personal دینا چاہتا تھا۔

جناب وجیہ الزمان خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر۔

جناب سراج الحق (سینیئر وزیر خزانہ): جناب سپیکر! میں مشتاق احمد غنی کا شکریہ داکرتا ہوں کہ جو غلط فہمی پیدا ہوئی تھی، وہ ختم ہو گئی ہے۔ میں اس پر ان کا مشکور ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: وجیہ الزمان صاحب۔

جناب وجیہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر!

جناب سپیکر: وجیہ الزمان صاحب آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب وجیہ الزمان خان: نہیں، ضلعی حکومتوں کی بات جو ہوئی تھی امنڈمنٹ کی، اس حوالے سے تھوڑی

سی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں وہ تو آپ ایڈجرمنٹ موشن لائیں یا کال انٹنشن نوٹس لائیں تو اس پر بات کر لیں

گے۔

جناب وجیہ الزمان خان: سر! میں غلط بات نہیں کہہ رہا۔ سر، میرا کوئی ایسا اختلاف نہیں ہے۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ ضلعی حکومت میں مانسہرہ کے لیول پر ہم خود ضلعی حکومت کے بڑے مخالف ہیں لیکن ضلعی نظام کے مخالف نہیں ہیں۔ ضلعی نظام کو مضبوط ہونا چاہیے کیونکہ لوگوں کے مسائل ضلعی لیول پر زیادہ بہتر طور پر حل ہو سکتے ہیں لیکن اس میں گزارش یہ ہے کہ اس میں جو Flaws ہیں، ان کو Remove کیا جائے اور صوبائی حکومت کے پاس Accountability کا اختیار ہونا چاہیے۔
بالکل۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you very much

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر، جناب سپیکر۔

تحریر التوا

Mr. Speaker: Next. Adjournment motions Dr Zakir Ullah Khan MPA to please move his adjournment motion No 182 in the House. Dr Zakir Ullah Khan MPA please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: جناب سپیکر صاحب! شکریہ۔ میں آپکی توجہ مفاد عامہ اور اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ چکدرہ بورڈ ڈیرڈسٹرکٹ کی ایک بلڈنگ میں شروع کیا گیا تھا مگر اچانک راتوں رات اس کو دوسری جگہ منتقل کیا گیا اور یہ کہ مذکورہ جگہ کو جسمیں بورڈ نے اپنا کام جاری کیا تھا، کسی پرائیویٹ سکول کی تحویل میں دیا جا رہا ہے جس پر ضلع ڈیرپائین کے عوام میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب۔

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): شکریہ جناب سپیکر! پروں مونبر تلی وو، د چکدرے د بورڈ بنیاد مو کیبنودو۔ گورنر صاحب ہم وو او ہم دغہ خبرہ گورنر صاحب پہ تقریر کنبہ او کرہ، او د دہ وضاحت او شو۔ زما خیال دے چہ ڈاکٹر صاحب بہ پہ دہ باندہ Stress نہ ورکوی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزير تعليم: خبره تقريباً خلاصه شوى ده، اود چكدره بورډ او د هغه معامله وه. هغه بلډنگ هم د حكومت وو او دا هم. د يونه ئه بل ته منتقل كړو، څه خاص مسئله پكښې نه وه جى.

ډاکټر ذاکر اللہ خان: چې کوم د دسترکت گورنمنټ پراپرټي ده او پرائيويت سکول له ئه ورکوى، نو پرائيويت سکولونه خو هسې هم تاسو وينئ چې څومره پيسه د خلقو نه اخلى؟ خلق ئه تباه برباد کړل. نو ځان له د خپل بلډنگ په کرايه باندې واخلى او په هغې کښې د ستارت کړى، د دسترکت گورنمنټ پراپرټي هغوې ته ولې ورکوى؟ چيف منسټر صاحب ته دا پته ده چې هلته د جينکو يو ټاټوبى سکول دى، ټاټوبى سکول دى او س شوي دى. په هغې کښې يوه کمره هم نشته دى. او لکه کونټرول د بچو غونډې پکښې ماشومان ناست وي، په ټاټوبى باندې پکښې ناست وي. نو دا بلډنگ هغه گرلز ټاټوبى سکول له ولې نه ورکوى؟ زه خو دا Request کومه جى.

جناب سپيکو: هغه هم زمونږ بچى دى. د هغوې زمه دار هم په مونږه باندې ده چې د چادپاره سکول نشته دى بهر حال داد گورنمنټ پراپرټي وه جى او د چکدره د بورډ په منتقلې باندې د ده اعتراض وو. نو هغه يو بل بلډنگ ته منتقل شو د هغه وخته پورې چې څو پورې بورډ نه دى جوړ شوي. څه خاص مسئله پکښې نشته دى.

جناب شاه راز خان: جناب سپيکو صاحب! په دې باندې زه هم خبره کول غواړم که اجازت وي ستاسو.

جناب سپيکو: جى شاه راز خان.

جناب شاه راز خان: زما گزارش دادى چې دغه پراپرټي د حكومت پاكستان پراپرټي ده. دسترکت گورنمنټ موجود دى. دا کوم سکول چې دى، دا پرائيويت سکول دى. د خلقو نه فيسونه اخلى، پرائيويت سکول چليرى. پرائيويت سکول والا د خلقو نه فيسونه اخلى او خپل کاروبار چلوى. د دغه کاروبار دپاره دغه ډيره لويه پراپرټي ده، قيمتي زمکه ده. پکار داده چې دسترکت گورنمنټ ته اختيار ورکړى شي چې دغه زمکه د سرکاري سکول دپاره، سرکاري کالج

ڈاکٹر زا کر اللہ خان: کہ زمو نرہ خبرہ منے نو۔۔

Mr. Speaker: Minister concerned for Education, Zakirullah Khan mover, Muzafar Said Sahib and Sha Raz Khan.

تاسو کینٹی او مطلب دا دی چي Sort out به ئے کرئی۔

جناب محمد امین: هغه کومه کمیٹی چي جو پرہ شوې ده چي هغه کمیٹی ته لا پر شی نو بنه به وی۔

جناب سپیکر: Not pressed۔ کارروائی اوساتو کہ

Malik. Zafar Azam Minister for Law: Sir tea break

Mr. Speaker: The House is adjourned for tea break.

(اس مرحلے پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مندرت پر متمکن ہوئے)

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Call Attention Notices, Mr Pir Muhammad Khan MPA to please move his call attention notice No349 in the House
Mr. Pir Muhammad Khan MPA please

جناب پیر محمد خان: شکر یہ جناب سپیکر صاحب!

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب پیر محمد خان: محترم جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم معاملے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ گزشتہ سیلابوں میں میرے حلقے میں بمقام شواہی چکیسر ذیل تین افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ لیکن تاحال ان کو امداد نہیں ملی ہے۔ لہذا حکومت پوری امداد دے۔ نام یہ ہیں۔ عبداللطیف۔ شان بی بی۔ یاسمین بی بی ساکنان شواہی چکیسر۔ جناب سپیکر صاحب! فنانس منسٹر شوک خورشید، لاء منسٹر شتہ، یوشے دے، خیر دے، یوتن جواب ورکری۔ دا صرف ماخو د دوئی هغه توجه را گر خوله چي خومره پورے چي چرتہ پہ سیلاب کبھی، پہ زلزلہ کبھی یا تندر وغیرہ اولگی چرتہ یا شوک مہ شی، نو هغوی له حکومت مناسب امداد ورکوی۔

جناب سپیکر: جناب ملک ظفر اعظم صاحب۔ ملک ظفر اعظم صاحب۔

جناب پیر محمد خان: مہربانی د اوکری دوئی له د ہم امداد ورکری۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا! اس سلسلے میں میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔

سید مظہر علی قاسم: اس سلسلے میں میں بھی کچھ کہنا چاہتا تھا۔

ملک ظفر اعظم خان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب یہ پیر محمد خان نے جو۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاسم صاحب! آپکا Call attention ہے اس سلسلے میں یا Identical ہے؟ ایجنڈے پر

ہے۔

سید مظہر علی قاسم: نہیں سر، ایجنڈے پر میں نے دیا ہوا ہے لیکن آیا نہیں ہے، لیکن اسی سلسلے میں میں ایک

بات کرنا چاہتا ہوں اگر اجازت ہو۔

جناب سپیکر: وہ چار سو گھروں کے بارے میں؟

سید مظہر علی قاسم: کس کے بارے میں جی؟

جناب سپیکر: جو چار سو گھر تباہ ہوئے ہیں، اس کے بارے میں؟

سید مظہر علی قاسم: جی جناب والا! جناب والا۔۔۔

جناب سپیکر: گھروں کی اور بات ہے، یہ تو انسانوں کی بات ہے۔

سید مظہر علی قاسم: سر! انسانوں ہی کی بات کر رہے ہیں، انسانوں ہی کی، جناب والا! اصل میں۔۔۔

جناب سپیکر: قیمتی جانیں تلف ہونے کی بات ہے، ان کو کہنے دیں۔ جی ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جی، جناب سپیکر صاحب! اس کے متعلق تو سینیئر منسٹر صاحب پہلے بھی

وضاحت کر چکے ہیں اور اعلان بھی ہو چکا ہے۔ جتنے بھی فلڈ ریلیف والے ہیں، ان کو آرڈر بھی دے چکے ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا۔

وزیر قانون: لیکن اس میں کسی کو پہلے مل جاتا ہے، میرے حلقے میں بھی اسی طرح ہیں لیکن آج تک۔۔۔

جناب سپیکر: تو آپ کا مطلب یہ ہے کہ آپ اس کو Pursue کریں گے۔

وزیر قانون: ان شاء اللہ، Pursue کریں گے اور۔۔۔

Mr. Speaker: Next Mr. Muzafar Said MPA to please move his call attention notice No364 in the House. Mr. Muzafar Said MPA please.

جناب مظفر سید: شکر یہ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت کے اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ عرصہ دراز سے بھرتیوں پر پابندی ہے، اکثر تعلیمی ادارے سٹاف کی کمی کی وجہ سے خالی پڑے ہیں۔ کنٹریکٹ پر جو چوکیدار بھی بھرتی ہونا چاہتے ہیں، ان پر بھی پابندی ہے۔ تعلیمی اداروں میں چوکیداروں کی عدم موجودگی سے بے شمار مسائل ہیں۔ لہذا ہر قسم کی بھرتیوں پر سے پابندی اٹھائی جائے۔

جناب سپیکر: حسین احمد کاجو صاحب، ملک ظفر اعظم صاحب۔

وزیر قانون: جناب۔

جناب مشتاق احمد غنی: یہ وزیروں کے وزیر ہیں۔

وزیر قانون: (قبہ) مظفر سید کے علم میں یہ بات ہوگی منسٹر فار ایجوکیشن نے پریس کانفرنس

بھی کی تھی کہ ان شاء اللہ بہت جلد ہم ایک ہزار اساتذہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ حکومت، منسٹر کو چھوڑیں، حکومت اس پر فیصلہ کرنے والی ہے۔

وزیر قانون: کہ ایک ہزار اساتذہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہ یہ چوکیداروں کی بات ہے، چوکیداروں کی۔

وزیر قانون: جی؟

جناب سپیکر: چوکیدار، جو کہ مرچھے ہیں یا ریٹائرڈ ہو چکے ہیں۔ سکول بغیر چوکیدار کے ہیں۔

وزیر قانون: میں اسی بات پے آرہا ہوں۔ تو اسی کے ساتھ ساتھ یہ معاملہ بھی اٹھا کہ اس میں جو ہمارے

کنٹریکٹ کے ملازمین ہیں، ان کی بھی بہت ساری آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ تو ہمیں یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ

اس کی بھی، ان شاء اللہ اس کے ساتھ وہ کر لیں گے۔ کینٹ میں آجائے تو اس کو کر لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کو یقین دہانی کرائی ہے اس ہاوس کو۔

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر!

Mr. Speaker: Next, Maulana Jehanger Khan MPA, to please...

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب انور کمال خان: جناب سپیکر صاحب! یہ بڑا سنگین سامئلہ ہے۔ ٹائم کی بات انہوں نے کی ہے،

میرے خیال میں اس تمام ہاوس۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تینوں کھڑے ہیں۔ تو۔۔۔

جناب انور کمال خان: میں صرف ایک منٹ بات کرتا ہوں جناب، پھر آپ ان کو بھی۔۔۔

جناب سپیکر: کیا صبح سے آپ کا کوٹہ ختم نہیں ہوا ہے؟

(تہقہے)

جناب انور کمال خان: میں نے تو ابھی بات شروع بھی نہیں کی ہے۔ تو کوٹہ کب ختم ہوگا۔ (تہقہہ)

یہ دودن کی چھٹی بیچ میں اور میں تھا بھی نہیں۔

جناب سپیکر: جی انور کمال۔

جناب انور کمال خان: میں جناب والا! یہی درخواست کروں گا کہ جو بات ہمارے محترم ایم پی اے مظفر سید صاحب

نے فرمائی ہے، Ban کی وجہ سے لوگوں کو کافی مشکلات ہیں اور آپ کو پتہ ہے کہ جب بھی کوئی حکومت اتنی بھاری

مینڈیٹ سے سامنے آتی ہے تو لوگوں کی کچھ توقعات ہوتی ہیں۔ اب اگر ہم آپ کے ہمدرد اپنے آپ کو سمجھتے ہیں، تو

آپ کو ایک غلط مشورہ تو کبھی بھی نہیں دیں گے۔ ہماری یہ کوشش ہوگی، ہماری یہ خواہش ہے کہ لوگ جو ہیں ان کو اس

Ban کے لفظ سے نفرت ہوتی جا رہی ہے اور روز بروز مہنگائی اور دوسری چیزوں کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں اور جتنا بھی

آپ اس کو طول دینگے، اتنی ہی زیادہ بے روزگاری بھی اس صوبے میں بڑھے گی۔

جناب سپیکر: یہ Reserve کو بڑھا رہے ہیں نا؟

جناب انور کمال خان: آپ نے جیسے کہا کہ اسے ایک محکمے تک محدود نہ کریں کہ خالی آپ کی آسامیاں جو ہونگی، وہ

پی ٹی سی کی ہونگی یا آپ ایجوکیشن میں، Ban اگر آپ نے اٹھانا ہو تو تمام جتنے بھی محکمے ہیں، ان تمام محکموں سے آپکو

Ban اٹھانی پڑے گی تاکہ لوگوں کو کم از کم ایک موقع مل سکے اور جناب والا! میں ایک اور عرض کرتا ہوں کہ اب

مشکلات یہ ہیں کہ جب بھی کوئی آسامی خالی ہوتی ہے تو اس Ban کی وجہ وہ آسامی بھی فنانس ڈیپارٹمنٹ ختم

کر دیتا ہے تو جب وہ آسامی ختم ہو جاتی ہے تو اس کے لئے آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، سردار دریں صاحب، سردار دریں صاحب!

جناب انور کمال خان: آپ کو دوبارہ S.N.E.S وغیرہ بنانی پڑتی ہیں۔ تو مہربانی کر کے اس پر بھی زرا غور کریں۔ سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! جتنی ہمارے معزز رکن کو Ban سے نفرت ہے، اس سے زیادہ نفرت ہمیں بھی ہے لیکن اس کے لئے کچھ ہوم ورک درکار تھا۔ وہ ہوم ورک انشاء اللہ تعالیٰ Complete کرنے بعد، ہمیں اس بات کا شدت سے احساس ہے کہ اس Ban کی وجہ سے بہت سی جگہوں پر کام رکا ہوا ہے اور وہاں پر فوری طور پر آسامیاں پر کرنی ہیں۔ اور ہمیں اس چیز کا شدت کے ساتھ احساس ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ہم جلد اس Ban کو ہٹائیں گے۔ تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں نے آپ سے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر قلب حسن صاحب کو موقع دیا جائے تو۔۔۔

سید قلب حسن: دیرہ مہربانی شکر یہ۔ جناب سپیکر! ہم پہ دی سیشن کبھی پیر محمد خان صاحب یو قرار داد پیش کرے وو خو ہغہ۔۔۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب! ددی سرہ متعلق خبرہ دہ کہ نہ بلہ دہ؟

سید قلب حسن: دا Ban سرہ ہم متعلق دے او واپدا او ریلوے کبھی پوسٹونہ Announce شوہی دی او ہغی کبھی 30 سال Age کبھی خود دے شوہی دے۔

جناب سپیکر: جی۔

سید قلب حسن: اوس عرض دادے خہ چار سال، پانچ سال نہ Ban لگیدلے وو او میجارتی خلق Average شول۔ زمونہ تاسو تہ ریکویسٹ دے چہ پہ دی سلسلہ کبھی تاسو د وفاقی حکومت سرہ رابطہ او کرئی چہ کم از کم چار سال Relaxation خلقو تہ ور کری۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی جی، مشتاق احمد غنی صاحب، مختصر کیونکہ ایک طرف سے تو مجھے خطوط مل رہے ہیں کہ ڈیڑھ بجے نماز کا وقفہ کرنا ہے۔ ہم نے ایک مرتبہ یہ Decide کیا تھا کہ دو بجے وقفہ نماز باجماعت ہوگی تو میرے خیال میں اسی فیصلے پر اگر عمل درآمد کیائے تو، ورنہ ڈیڑھ بجے اگر ہم ختم کریں گے تو یہ Business رہ جائے گا۔

جناب مشتاق احمد غنی: دو بجے ٹھیک ہے جی۔ میں صرف آدھا منٹ لونگا آپکا۔۔۔
 جناب سپیکر: میرے خیال میں اگر آدھے سے کم میں آپ اپنا موقف بیان کریں۔
 جناب مشتاق احمد غنی: سر! تین منٹ تو آپ نے لے لئے اس میں سے (تعمقے) تین منٹ تو،
 سر! میں ایوان کی توجہ اور خاص طور پر گورنمنٹ کی توجہ سرحد رورل سپورٹ پروگرام کی جانب مبذول
 کرانا چاہتا ہوں کہ یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے تو اس آئٹم کو، اس آئٹم کو، نہیں۔۔۔
 جناب مشتاق احمد غنی: سر! اس کو صرف ہمارے بعض علمائے کرام نے لادین تنظیم اور اسی طرح کے
 الزامات عائد کئے ہیں جبکہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورے صوبے میں بہت اچھا کام کر رہی ہے۔ صرف میں اتنا
 کہنا چاہتا ہوں کہ یہ گورنمنٹ بھی اور علمائے کرام بھی ہمارے ہیں، اس کی وضاحت کر دیں۔ یہ (Sarhad
 Rural Support Programme) سرحد رورل سپورٹ پروگرام جو ہے جی، S.R.S.P کے
 بارے میں، S.R.S.P کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی۔
 جناب مشتاق احمد غنی: اور اس کو بوگا شریف، طور و ہنگو، کرک اور کوہاٹ کے دیہات کے علمائے لادین
 تنظیم قرار دیا ہے۔ جس سے ان کے کاموں میں۔۔۔

جناب سپیکر: جی سردار محمد ادریس صاحب۔
 جناب مشتاق احمد غنی: میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایسٹ آباد میں ان کا بڑا اچھا کام ہے اور پورے صوبے میں، اور
 اس کی جب آپ وضاحت کر دیں گے، علما تک بات پہنچ جائے تو ان کو اصولی کام کرنے کا موقع مل سکے گا۔
 جناب سپیکر: سردار محمد ادریس۔

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): مجھے معلوم نہیں ہے کہ ہمارے معزز دوست کو یہ جز کہاں
 سے ملی لیکن جہاں تک گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، تمام N.G.Os جو کام صوبہ سرحد کی ثقافت اور اسلام کی
 روایات کے مطابق کر رہے ہیں، اس پر کوئی پابندی نہیں ہے اور S.R.S.P تو ابھی W.S.S کا گورنمنٹ

کا جو پروگرام ہے جو DFID کے تعاون سے جو چرم کے تعاون سے، وہ اس کے Through ہو رہا ہے اور بہت سی جنگوں پر SRSP حکومت کے ساتھ تعاون کے ساتھ کام کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: بس یہ Clarification کافی ہے۔ بس کال انٹنشن نوٹس پر جو پابندیاں ہیں اس کے بارے میں کچھ فرمائیں۔ قلب حسن صاحب نے جو، قاری عبداللہ صاحب بات ختم ہو گئی ہے، ہاں اچھا Ban کے بارے میں جو مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہوم ورک مکمل کرنے کے بعد ان شاء اللہ اٹھائیں گے۔
جناب سپیکر: اچھا، وفاقی حکومت سے کوئی رابطہ کرنا ہے۔

سید قلب حسن: د Age جناب Relaxation پہ بارہ کبھی جی کہ دے شہ وضاحت اوکری۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: Age Relaxation کے بارے میں ابھی ہم نے صوبائی کابینہ کے اندر اس کو Discuss بھی کیا ہے اور اس کو ہم Relaxation، صوبائی کابینہ کے اندر اس کے لئے دی ہیں۔ اور باقی جہاں تک منسٹر کی بات ہے، یہاں پر ہم متفقہ طور پر قرارداد پیش کر سکتے ہیں کہ سنٹر بھی اس سلسلے میں ضرور Age Relaxation دے کہ جو پابندیاں رہی ہیں تو وہ ہم اس کے ساتھ تعاون کریں گے۔

سید قلب حسن: یہ جی 15 تاریخ Last date ہے واپڈ اور ریلوے کی۔ تو اگر آپ Direct ان سے بات کریں گے کہ ان کو Relaxation دیں اور ان کے فارم وہ جمع کریں۔ وہ فارم نہیں جمع کر رہے ہیں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ہم ان سے Direct بھی بات کریں گے، ہم ان سے Direct بھی بات کریں گے اور اگر کوئی متفقہ طور پر قرارداد بھی لانا چاہیں تو اس کے لئے بھی تیار ہیں۔

Mr. Speaker: Next, Maulana Jehangir Khan MPA, to please move his Call attention Notice No 367 in the House. Maulane Jehangir Khan MPA please.

مولانا جہانگیر خان: شکریہ، جناب سپیکر! جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی توجہ ایک انتہائی اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ چترال میں (ایس ڈی اے) سرحد ترقیاتی ادارہ 1974 سے کام کر رہا ہے 2001 میں ایس ڈی اے کو ڈائریکٹوریٹ جنرل مائنز اینڈ منرل (Directorate General Mines and Mineral) میں ضم کر دیا گیا۔ اب حکومت نے PWDP کی ایک میٹنگ میں

جو مورخہ 28 مئی 2003 کو ہوئی (Survey and Exploration of Gems Stone) کے نام سے ایک سکیم منظور کی ہے مگر ساتھ ہی سابقہ ملازمین کو ملازمت سے برخواستگی کے نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے اس سے ملازمین میں تشویش پائی جاتی ہے۔ لہذا حکومت نرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے تمام متاثرہ ملازمین کو ان Pay اور سکیل کے مطابق نئی سکیم میں برقرار رکھے۔ جناب والا!۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Malik Zafar Azam Minister for Industries.

جناب مشتاق احمد غنی: سر انہوں نے اپنی گفتگو پوری نہیں کی۔

جناب سپیکر: پوری ہو گئی ہے۔

ملک ظفر اعظم (وزیر قانون و صنعت): پوری ہے۔

جناب سپیکر: بس توجہ دلانا تھی، جو ہو گئی ہے۔

وزیر صنعت: جناب جہانگیر خان صاحب کی بات بہت اہم ہے لیکن ہر پراجیکٹ کے لئے ہم علیحدہ بھرتی کرتے ہیں اور رول کے مطابق جب ان کو نکالتے ہیں، تو ان کو ایک ماہ ایڈوانس میں نوٹس دیتے ہیں اور فارغ کر دیتے ہیں۔ ان کا مدعا یہ ہے کہ یہ پرانے جو ملازمین ہیں، ابھی جو نیا پراجیکٹ شروع ہوا ہے جیمز سٹون کا، اس میں ان کو لیا جائے اور فارغ نہ کیا جائے۔ لیکن ہر پراجیکٹ کی مختلف نوعیت ہوتی ہے۔ اگر ان میں کچھ ایسے ہنرمند ہوں جن کا جیمز سٹون کے حوالے سے تجربہ ہو تو ہم ضرور کھپائیں گے لیکن یہ نیا پراجیکٹ ہے۔ اگر ان میں اس کے اہل لوگ نہ ہوں، تو ہمیں مجبوراً نئی بھرتی کرنی پڑے گی۔

جناب سپیکر: بحیثیت وزیر SDA کی Performance سے آپ مطمئن ہیں؟

وزیر صنعت: جی بہتر کرنے کی کوشش تو کر رہے ہیں جی۔ بہتر بنانے کی، جیمز سٹون کے متعلق تو میں آپ کو بتاؤں کہ یہ جیمز سٹون کی پالیسی ہم پانچ ایکڑ پر لے آئے ہیں جب کہ آپ خود بھی تقریباً اس سے واقف ہیں کہ یہ جیمز سٹون پالیسی جو تھی وہ اس طرح چل رہی تھی اور اس کے لئے ایک نئی لیبارٹری ہم نے بنائی تو انشاء اللہ ہم Performance اچھی کر رہے ہیں جی۔

جناب سپیکر: مولانا جہانگیر خان صاحب۔

مولانا جہانگیر خان: جناب والا! ابھی سکیم منظور ہوئی ہے تو یہ انتہائی ظلم ہو گا کہ انیس، بیس سال کے تجربہ رکھنے والے ملازمین کو نکال کر اب نئے بھرتی ہوں۔ انتہائی ظلم ہو گا۔ امید ہے کہ۔۔۔۔۔

وزیر صنعت: پراجیکٹ میں کہیں بھی انیس، بیس سال کی سروس کا بندہ نہیں ہوتا ہے جی۔ جس پراجیکٹ کے متعلق یہ بات کر رہے ہیں۔ اس کو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ Terms and condition پر ہیں۔

وزیر قانون: جی وہ Terms and conditions پر لیتے ہیں اور جون 2003 میں اس کے ختم ہونے کے ساتھ Contract پر ان لوگوں کے بھی سائن تھے۔ تو یہ مجبوری ہے کہ ابھی یہ آگے نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: مولانا صاحب! یہ کوشش کریں گے۔ تھینک یو۔ Next Maulana abdur Khan MPA to please move his call attention Notice No Rehman 368 in the House (Absent it Lapses) Mr Ibrahim Qasmi MPA to please move his call attention No375 in the House ,Mr. Ibrahim Qasmi MPA please

(Applause)

جناب ابراہیم قاسمی: شکر یہ جناب سپیکر! میں ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گاؤں چار خانہ نزد گلبرگ میں پرانے ٹیوب ویل کی جگہ نیا ٹیوب ویل بنایا گیا ہے، اس سے پہلے تمام لوگوں نے کنکشن لیے تھے۔ اب ٹاؤن تھری والے کہتے ہیں کہ سات سو روپے میں نئے کنکشن لیے جائیں۔ لیکن سات سو روپے جمع نہ کرانے کی وجہ سے وہاں کے غریب عوام کو پانی مہیا نہیں کیا جا رہا ہے جس سے لوگوں کو کافی تکالیف کا سامنا ہے۔ اور لوگ احتجاج پر مجبور ہیں۔

جناب سپیکر! د دے ڈی ٹیوب ویل پہ خائے مخکبئی ٹیوب ویل موجود وو۔ ہغہ بہ اکثر خراب وو نو ناظم صاحب نوے ٹیوب ویل جوڑ کرو۔ دے نہ مخکبئی خلقو کنکشنے اغستی شوہی۔ اوس چہی دا تاؤن تھری والا وائی چہی دا بہ نوے کنکشنے آخلی، خلقو خو مخکبئی اغستے وے او اکثریت پکبئی د غریبو خلقو دے۔ ہغہ خلق اوس نوی کنکشنو تہ تبار نہ دی او مخکبئی تولو اغستی دی نو دا مہربانی د او کپری چہی دغہ ٹیوب ویل، پندرہ ورخو نہ او بہ بند دی، دغہ خلقو تہ ڍیر تکلیف دے او تہول پہ احتجاج مجبور دی۔ زما خو منسٹر صاحب سرہ خبرہ شوہی وہ۔ زہ خو ترے مطمئن یم خو منسٹر صاحب د پہ فلور بانڈی ہم دا خبرہ او کپری چہی عوام ہم مطمئن شی جی۔

جناب سپیکر: جی سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر! معزز رکن نے پانی کے مسئلے کی طرف توجہ دلوائی ہے۔ اس سلسلے میں ٹاؤن تھری کا وہاں کے TMO کو اور ناظم سے صبح میری بات ہوئی ہے۔ میں نے انکو فون کر دیا اور ہدایات دی ہیں کہ اس مسئلے کو فوری طور پر حل کیا جائے۔ یہ پانی کے مسئلے پر کوئی Compromise نہیں ہوگی اور اس سلسلے میں کسی سے کوئی رعایت بھی نہیں برتی جائیگی، اور یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم پانی کے مسئلے کو حل کریں اور ہم ان شاء اللہ تعالیٰ اسکو حل کریں گے۔

(تالیاں)

قراردادیں

Mr. Speaker: Next, Item "Resolutions? Mr. Zar Gul Khan MPA to please move his resolution No 36 .Mr. Zar Gul Khan MPA please.

جناب زر گل خان: بسم اللہ۔ نہ جی ناست یم۔ قرارداد نمبر 36

یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چونکہ یو ایس ایڈ پراجیکٹ نے پاکستان میں اپنے سابقہ پراجیکٹ دوبارہ بحال کر دیئے ہیں، لہذا اس پراجیکٹ کے تحت 1988 میں شروع ہونے والا کالا ڈھاکہ ایریا ڈیولپمنٹ پراجیکٹ جو فیروز 2 شروع ہونے سے پہلے پر سیلر ترامیم کے ذریعے ختم کر دیا گیا تھا، کو دوبارہ بحال کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں۔

سپیکر صاحب! یو دوہ خبرے بہ پرے او کپرو۔ بنہ جی زیات تائم بہ نہ آخلو۔ سر یو شعر وائیم

جناب سپیکر: بس دغہ بہ کافی وی۔

جناب زر گل خان: دغہ بہ کافی وی جی۔ دا رور بہ مے وائیل پہ دہی ہاوس کنبہی۔

چہی

قسمت پہ کیا شام ازل سے

وہ شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا

غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

(واہواہ کی آوازیں)

جناب زرگل خان: دا پراجیکٽونہ سرا! پہ گدون کبني، پہ فاتا کبني ٿول کبني Complete شو او خه وخت چي کالا ڊهاڪه ته راغے، دا د 58 ملين ڊالر پراجيڪٽ وو جي د Poppy په سلسله کبني نو بدقسمتي نه هغه پريسٽر شوڪ سينٽر وو هغه راغي او هغه او وئيل چي دوئي ايتم بم جوڙوي يا خه کوي، نو بهر حال پريسٽر امنڊمنٽ په وجه باندې دا پراجيڪٽ واپس لاڙو۔ صرف گاري اغسٽي شوې وو، دفترے جوڙے شوې وے، هغه روپني زمونڙ واپس لاڙے جي۔
جناب سپيڪر: د کار خبره خو پکبني شوې وه که نه، هم گاري۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب زرگل خان: نه ده شوے جي۔

جناب سپيڪر: نه، گاڏي او دفترے۔۔۔۔

جناب زرگل خان: اتهاون ملين ڊالر کبني صرف ايڪ کروڙ روپني هغه په گارو او په دفتر و لگيدلے وے جي۔

جناب سپيڪر: خودغه ځمونڙه، مطلب دا دے چا چي جوڙوله نو دغه پوره وو کنه۔

جناب زرگل خان: اوس سر! Preslor amendment Recently چي دے، هغه ختم شو او هغه د جنرل مشرف د بنه پاليسي په وجه هغه امريڪے ختم ڪڙو (تالیاں) نو سر! اوس چي هغه ختم شو نو دلته اوس مصيبت بل جوڙيري چي پير محمد خان صاحب دئ اوس سائن بورڊ ونه ماتوي، بيا ئے بندوي۔

جناب سپيڪر: Please, Please په Relevance باندې راشه۔ داد قرارداد دغه جي

جناب زرگل خان: نو سر! چي amendment ختم شوې دے جي تاسو اسمبلي دا Unanimously وفاقي حڪومت ته دا قرارداد پاس کوئي چي هغه Donor agencies سره زياتے۔۔۔۔

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال د دې حکومت نه ستا Approach په وفاقی حکومت کبني ډیر زیات دے۔

جناب زرگل خان: نه چې نمبرے پکبني ستاسو هم جوړے شی کنه جی، ستاسو هم نمبرے جوړ وو پکبني۔ خب نکال د کروړ او روپو افیون کالا ډهاکه والو رضا کارانه طور باندې تلف کړی دی چې هغه کالا ډهاکه د صوبے زیر انتظام قبائلی علاقہ ده او مونږه رضا کارانه دومره تعاون په دې اوکړو چې دا بین الاقوامی نظریے چې دی کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: ته اوس دا ریزولیشن پاس کول غواړے که نه باوس ته ئے،

Is it the desire of the House that the resolution moved by Honourable MPA, Zar Gul Khan may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority.

جناب شاه راز خان: سپیکر صاحب! د قرارداد سره مخالفت نشته۔ خودوئی چې د مشرف حمائت اوکړو نو دے سره ئے د خلقو زړه آزار کړو نو ځکه "No" راغے۔

جناب مظفر سید: دے وجه باندې مونږه۔۔۔۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Mr. Farid Khan MPA please to move.....

جناب زرگل خان: سر مائے تعریف ځکه کړے دے چې پریسولمنٹ ختم شوې دے، د هغې په وجه جی۔

Mr. Speaker Mr. Farid Khan MPA to please move his resolution No 48, Mr. Farid Khan MPA please. (Absent, it Lapses)

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! یو Request کوم زما خود ډیر زیات قراردادونه په سیکرټریټ کبني پراته دی، څه اټهاره دی که ستره۔

جناب سپیکر: هغه به چرته کولډ ستوریج ته تلی وی، په قلاړه به راځی۔

جناب پیر محمد خان: یو، په اول ورځ چې حلف اوچت شوې وو زما د پختونستان قرارداد د پختونستان قرارداد رانغی، هغه د پردی قرارداد مے رانغی، NGOs، رانغی او داسې نور قراردادونه، حق خودادے اول چې ما کوم۔۔۔۔۔
مولانا محمد مجاهد خان الحسینی: زما هم یو قرارداد د پچیس دن پاتے دے۔

Mr. Speaker: Next, Janab Dr.Zakirullah Khan MPA, to please move his resolution No 51.Dr Zakirullah Khan MPA please.

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: قرارداد نمبر 51۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ زراعت کی زمینی تجزیہ کی گشتی تجربہ گاہ قائم کی جائے تاکہ دیہاتوں کے چھوٹے کاشتکاروں کی زمینوں کا موقع پر تجزیہ کر کے مناسب مشورہ دیا جاسکے جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب جی!

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: یو خبرہ جی دا عرض کول غوارم چې مخکښې هم مایو کوئسچن پیش کړے وو او په هغې کښې قاری صاحب ماته د هغې جوابونه را کړی وو چې Acidic زمکه به نه وه او هغه به وائیل چې دلته د چائے کاشت دپاره دا موزون ده۔ زه جی دا ریکویسټ کومه چې په موقع باندې زمکه تجزیه کبړی نو زما یقین دے چې بیا به پکښې غلط رپورټونه هم نه راځی او په موقع باندې به صحیح صحیح مونږ ته دوئی مشورے هم را کولے شی۔ زمیندار ته به نقصان نه رسی۔

جناب سپیکر: قاری محمود صاحب۔

قاری محمود (وزیر زراعت): سپیکر صاحب! زه د خپل محترم رورډاکټر صاحب د دې قرارداد ستاننه کوم او زه به عرض او کړمه جی چې زمونږه او د دوئی چې کومه اراده ده چې په دې صوبه کښې زراعت ترقی او کړی او عموماً طور سره زمیندارانو ته د هغې هغه په وخت چې کوم څه دغه وی، هغه ورته اورسپیری او هغوی هغه خپل مقاصد حاصل کړی او دے سلسله کښې څوارلس لیبارټری چې دی په دی صوبه سرحد کښې موجود دی او هغوی باقائده په دې باندې کار کوی خو دوئی مطالبه کړی ده چې موبائل لیبارټری مونږ دپاره اوشی او هغه دغه شی، نو د دې خو دوه پهلو دی۔ مونږه گورو یو خوداده چې دا موبائل

ليبارتري دا خپل هدف ته رسيدے شي او دا سسټم کاميا به دے شي؟ دا به گورو
او بل وسائل به هم گورو، نو ان شالله مونږ به ددوئي په دې قرارداد باندې
بمدرانه غور کوو او دا ډيره بنه خبره ده جي۔

جناب بشير احمد بلور: بنه خبره ده نو پاس ئے کړئ۔

جناب سپيکر: نه جي۔۔۔۔

(قطع کلامی)

ډاکټر ذاکر الله خان: زما خيال دے جي منسټر صاحب ئے هسے هم په حمايت کښې دے
نو پاس ئے کړئ۔

جناب سپيکر: نو هغه خو او وئيل چې غور پرے کوو کنه۔

ډاکټر ذاکر الله خان: نو هغه جي پاس شو جي، هغه خو هسے هم او وئيل چې مونږ ئے په
حمايت کښې يو او دغه ئے کوو۔

وزير زراعت: نه جي مونږ به دا عرض کوو چې د دې به مونږ به دواړه په پهلو او گورو
چې آيا دا سسټم کاميا بیدے شي او که دا ناکامه کيدے شي؟ داسے نه چې پندره
، بیس لاکه روپي د حکومت تاوان هم اوشي او د هغے نه باوجود بيا هم، نو
مونږ به او گورو چې۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب افتخار احمد خان جھکڑا: زه يو منت دغه کوم منسټر صاحب ته چې دے باندې
Already د Productivity Enhancement programme لاندې دا
ليبارتريانے Establish شوې دے District Wise خو غالباً چاته پته ئے نشته
چې هغه کومے ضلع کښې دی۔ پوهه نه يم چې محکمے والو ته به هم پته وی او
که نه؟ خو تقريباً د صوبے په ټولو ضلعو کښې په هغه وخت کښې 93-1992
کښې دا Establish شوی دی، او که هغه ليبارتري ددوئي Setup کړی چې
صحيح کار او کړی۔ زما خيال دے چې په د کښې د نوی ليبارتريانو ضرورت نه
پيښیږی۔ او ددوئي دا مسئله به۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز جی، منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: هغه مخالفت نه دے کرے جی۔

وزیر زراعت: مونبرہ عرض او کپرو جی، مونبرہ به دے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جھگڑا صاحب! هغه وائی چي جھگڑا صاحب او مونبرہ به کبنينو او دے له به Way out راوباسو۔

وزیر زراعت: مونبرہ به مشوره او کپرو، فائده مندے خبرے به ترے واخلو او دا خه مسئله نه ده جی۔

Mr. Speaker: Not.....

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: یره جی ولے نه ده پریس؟ دا خو جی ډیره اهمه مسئله ده جی، تاسو ئے Put up کرئی باوس ته که پاس شو او که پاس نه شو نو۔۔۔

جناب سپیکر: ذاکر اللہ خان! زما په خپل خیال منسٹر صاحب، چیئرمین صاحب سٹینڈنگ کمیٹی ایگریکلچر ډیر تجربه کار سرے دے، دده سره به کبنيئتی او منسٹر به هم راوغوارئی، تاسو به ورسره هم کبنيئتی او د مسئله به حل راوباسئی۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: که دوئی کمیٹی ته حواله کړی نوزه به پرے، بس خبره خلاصه شوه، دے کمیٹی ته ئے حواله کړئی جی۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: ولے ئے دے کمیٹی ته نه حواله کوی؟

وزیر زراعت: مونبرہ خودا خبره کوو جی چي مونبرہ به اوگورو دواړه پہلو د ډي چي واقعی د زمیندارو سهولت په ډي کبني وواو دا ضروری وه نو او به شی او که فرض کره هسے د حکومت نقصان کیدو او مقاصد نه حاصلیدل نو بیا به د ډي نه مونبرہ قلا شو۔

جناب سپیکر: بس دے کنه۔

ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: دے کمیٹی ته جي چي ورشي نو كه فرض كره د حكومت نقصان كيدو، دا خبره خطا وه جوړ پاتے به شي جي۔ شه خبره خو به دغه باندي بيا نه Stress كوم جي۔ کمیٹی خو جي سپيكر صاحب، دلته دا اسمبلي جوړے شوے په دي دي چي دلته به اسمبلي ته څوك دغه راوړي او هغه به۔۔۔

جناب سپيكر: زما په خپل خيال جهگړا صاحب ته به درخواست او كړو چي هغه suo moto د دي يعنى مطلب دغه واخلي او suo moto نوټس ئے واخلي۔

جناب افتخار احمد خان جھگړا: بس ستاسو د حكم تعميل به اوشي۔

Mr. Speaker: Okay. Not Pressed Next. Maulana Abdur Rehman MPA to please move his resolution No 58 Maulana Abdur Rehman MPA please. Absent lapsed. Next Qazi Muhammad Asad Khan MPA to please move his resolution No 60 Qazi Muhammad Asad Khan MPA please.

قاضی محمد اسد: بسم الله الرحمن الرحيم۔

جناب خليل عباس خان: زور سے، زور سے کہو۔

قاضی محمد اسد: اللہ اکبر۔ یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ خشک سالی کی وجہ سے جو علاقے آفت زدہ قرار دیئے گئے ہیں، ان علاقوں کے کاشت کاروں اور زمینداروں کا زرعی قرضہ بمعہ سود معاف کیا جائے۔

جناب خليل عباس خان: جناب سپيكر صاحب۔

جناب سپيكر: ميرے خيال ميں هاوس کو Put up کرتے ہیں۔ خليل عباس صاحب۔

جناب خليل عباس خان: زه د قاضی صاحب د خبرے تائيد كوم جي دے سره سره جي ستاسو په وساطت سره، سراج الحق صاحب ناست دے، حكومت ته دا درخواست كوم جي چي زمونږه د نوبنار يو لويه علاقه جي بارانی ده او دا تير ځل هم چي صدر صاحب په حكم باندي كومے اضلاع آفت زدہ قرار شوے وه جي، هغه سره صوابی ضلعه۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپيكر: د دي قرارداد سپورټ كوه؟

جناب خلیل عباس خان: زہ خوئے جی کوم خود اہم د پہ کبن شاملہ شی چپی ءمونہ د نوبنار کومہ بارانی علاقہ دہ، ہغہ د ہم آفت زدہ قرار کرے شی، تولے زرعی قرضے د پہ دہی معاف شی جی۔ زہ ئے بھر پور حمایت کوم جی خو۔۔۔۔
(قطع کلامی)

قاضی محمد اسد: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: قاضی محمد اسد خان صاحب! مطلب دادے ہغہ قرار داد۔۔۔
(قطع کلامی)

قاضی محمد اسد: جناب سپیکر صاحب! آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے زیادہ تر بونیر نوشہرہ، ہری پور جو ہیں، یہ علاقے آفت زدہ ہیں تو برائے مہربانی آپ ہی اس کو سپورٹ کریں۔
(تہقہے)

سردار محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): جناب سپیکر میں اس کے اندر ایک امنڈمنٹ پیش کروں گا کہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے تمام قانون گو حلقوں کے اندر یہ زرعی ٹیکس معاف کر دیا گیا تھا۔ صرف اس کے اندر دو قانون گو حلقے ایسے تھے جن کا معاف نہیں کیا گیا تھا تو۔۔۔۔
جناب سپیکر: یہ تو وفاقی۔۔۔۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جی تو اس کے اندر وہ بھی شامل کر دیں، قانون گو جو پاگن اور اس کا۔۔۔۔
جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! وہ تو Loan کے متعلق ہے۔

قاضی محمد اسد: یہ Loan کی بات ہے جو زرعی ٹیکس سے لئے گئے تھے وہ اس کے لئے دوسری قرارداد لے آئیں گے اس میں یہ ہے کہ آپ Unanimously اس کو پاس کروادیں۔ مہربانی ہوگی۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Honourable Member Qazi may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Resolution is passed unanimously
(Applause)

Mr. Speaker: Mr., Bashir Ahmad Bilour, MPA to please move his resolution No 89 Mr. Bashir Ahmad Bilour MPA please.

جناب بشیر احمد بلور: ڊیره مہربانی سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: شکر دادے چھی ریزولوشن د و و چھی د آخیر و وختہ پورے کبناستے۔

جناب بشیر احمد بلور: قرارداد نمبر 89 یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Sorry

جناب بشیر احمد بلور: او هغه پکبني يو مس شولو

جناب سپیکر: دا څه خیر د دې نه روستو به دغه کرو جی اوس۔

جناب بشیر احمد بلور: یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ پرائیویٹ سکولوں میں پانچ فیصد غریب بچوں کو مفت تعلیم اور کتابیں دی جائیں تاکہ غریب لوگوں کے بچے بھی اچھی تعلیم حاصل کر سکیں یہ دې کبني زما عرض دادے سپیکر صاحب! چھی ہمیشہ گورنمنٹ سکولونو کبني د غریب او د چپراسی او د کلاس فور او د کلرک بچی چھی سبق وائی نو هغوي به کله هم چھی ہمیشہ۔ تولو سره Competition چھی کیری سی ایس ایس او د لویو امتحانونو، نو هغه پرائیویٹ سکولونو خلق چھی دی، هغوي زیاتے نمبرے واخلی او د هغه چپراسی څوئے به ټول عمر چپراسی پاتے کیری او د غریب څوئے به ہمیشہ کلرک او جونیئر کلرک پاتے کیری۔ زما دا خواست دے د حکومت نه چھی دا ریزولوشن مونږ Unanimously پاس کرو او حکومت د په د بایکشن واخلی چھی هاں دے پرائیویٹ سکولونو کبني پنځه فیصدہ ماشومان چھی دی، هغه غریب خلقو ته هم موقع ملا و شی چھی د هغوي بچی هم سبا سی ایس ایس افسر او ډاکټر او انجینیئر جوړ شی زما دا خواست دے۔

جناب نادر شاہ: دوئی چھی کوم قرارداد پیش کرے دے، زه د دې حمایت کومه څکه چھی غریبانانو خلقو له دا موقع پکار ده چھی په دې پرائیویٹ سکولونو کبني، هغوي پکبني هسه هم بلا پیسه گتی نو که یو پنځه غریبانان ماشومان د هغوي سره داخل شی او هغه بنه تعلیم حاصل کری او بیا د Competition په میدان کبني هغه هم د غټو خلقو مقابلہ کولے شی۔

جناب سپیکر: مولانا فضل علی صاحب!

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): بسم الله الرحمن الرحيم۔ شکریہ سپیکر صاحب! زمونہ بلور صاحب محترم چہ کوم قرارداد پیش کرے دے جی، نو دے کبھی زہ لہ بلور صاحب نہ وضاحت غوارم جی، چہ دا پرائیویٹ سکولونو والا پانچ فیصد خلقو تہ معافی وکری او کہ نہ دا گورنمنٹ پہ ہغوی بانڈی دا خرچ اخراجات اوکری جناب بشیر احمد بلور: زما مطلب دادے چہ جی۔۔۔۔

جناب سپیکر: چہ ہغوی د دہی خبرے پابند کری، پرائیویٹ سکولونہ۔

جناب بشیر احمد بلور: او پابند کری او حکومت چہ دا کوم خلقو تہ چہ دا شومرہ تعلیمی ادارے چہ دی، ہغہ د حکومت Recognition نہ بغیر نہ شی چلیدے او دوئی چہ ہغہ Recognize کرے وی نو پکار دہ چہ یو دا پکبھی Ban د اولگوی، خبرہ د ورسرہ اوکری چہ بھئی Five Percent دا غریب بچی چہ دی دا ہم تاسو بہ فری ایجوکیشن ورکوئی او حکومت بانڈی ہیخ بوجہ نہ راخی۔ ہغوی خنگہ چہ زما رور خبرہ اوکرہ چہ دا پرائیویٹ ادارے چہ دی، لکھونہ روپی گنتی، زرگونہ روپی تنخواگانے، فیسونہ اخلی۔ نو پکار دہ چہ Five Percent غریب خلقو بخدی د ہم ہغے کبھی سبق او وائی فری د او وائی زما دا ریکویسٹ دے۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی

وزیر تعلیم: تھیک شوہ جی۔ جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نیچہ اختر: سر! اس میں ہم بھی ایک بات شامل کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر کل ہمارا بھی ایک نوٹس آیا تھا لیکن بس کچھ سمجھ اس کی نہیں آئی، وہ ایسے ہی گول ہو گیا۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں جو دو بچے ایک سکول میں ہوں یعنی جو بہن بھائی ہوں تو ان میں سے بھی ایک بچے کی فیس جو کم کلاس کا ہو، اس کی فیس آدھی ہونی چاہیے۔ جس طرح سرکاری سکولوں میں ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس کی اہمیت کو آپ کم نہ کریں۔ تھوڑا سا اور Complicated ہو جائے گا۔ جی مولانا۔

محترمہ نعیمہ اختر: سر! ہم نے کہا تھا کہ یہ چھٹیوں میں بھی ٹیوشن فیس لیتے ہیں۔۔۔۔۔
(قطع کلامی)

مولانا امام اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی۔۔

مولانا امام اللہ: دے کنبی جی داسے سکولونہ ہم شتہ چہی ہغہ دمیا شتے یو یو لا کہہ او یونیم لا کہہ روپنی گتی، نو کہ ماشومانو تہ دا Relaxation ور کرے شی نو دا بہ۔

جناب سپیکر: جی، مولانا فضل علی صاحب۔

وزیر تعلیم: د پرائیویٹ سکولونو د پارہ سپیکر صاحب مونر Regulatory authority جوہہ کریدہ۔ ہغوی سرہ بہ باقائدہ پہ دہی مونرہ خبرہ او کپرو او پرائیویٹ سکولونو والا سرہ بہ خبرہ او کپی، مونرہ ہم بیا د دہی حمایت کوو خہ دغہ نہ دہ جی۔

ملک مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! د Regulatory authority د لڑ وضاحت او کپی چہی دے کنبی شوک شوک دی او خنگہ جوہہ شویدہ؟

جناب بشیر احمد بلور: سپیکر صاحب! زما دا خواست دے چہی دا ریزولوشن متفقہ پاس کرے شی نو بیا بہ ہغوی بانڈی پابندی شی۔ نو کہ داسے خبرہ کوئی نو ہغوی کلہ بہ ہم نہ منی

(تالیاں)

وزیر تعلیم: جناب سپیکر صاحب! دا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by Honourable MPA Bashir Ahmad Bilour, may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the resolution is passed unanimously

(Applause)

Mr. Speaker: Mulana Nizamuddin MPA to please move his resolution No78 Maulana Nizamuddin MPA, please

مولانا نظام الدین: بسم اللہ الرحمن الرحیم! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سوات کے جنگلات کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے دیہاتی و پہاڑی علاقوں خصوصاً گنڈاکی تابلو گرام کو سوئی گیس جلد از جلد فراہم کی جائے۔

جناب سپیکر صاحب! خمونیز د سوات بنسکلا۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: زما پہ خپل خیال مولانا صاحب، ہیخ شوک ئے مخالفت نہ کوی۔

مولانا نظام الدین: بس تھیک شوہ جی، بونیر تہ بہ ہم فائدہ وی۔

جناب امیر زادہ: دے کبھی تہول سوات شامل کرنی۔

Mr. Speaker: Jee . Is it the desire of the House that resolution moved by Honourable Maulana Nizamudin Sahib, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it the resolution is passed unanimously

(Applause)

Mr. Speaker: Naeema Akhtar MPA to please move her resolution No 99 .Naeema Akhtar MPA ,please.

محترمہ نعیمہ اختر: شکریہ جناب سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ تحصیل تخت بھائی اور خاص کر گوجر گڑھی نرے و ناخیل جنڈھی، سری بہلول اور دیگر مضافاتی آبادیوں کو لکڑی کے متبادل گیس کی پائپ لائن بڑھائی جائے تاکہ کروڑوں کی لکڑی کی بچت کے علاوہ ماحولیات کا تحفظ بھی کیا جاسکے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution moved by the Honourable member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously ji Abdul Akbar Khan Sahib.

(Applause)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میری ریکویسٹ ہے کہ میری یہ Resolution pending رکھی جائے۔

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: اور چونکہ میں نے کافی دن پہلے ایک دوسری ریزولوشن دی تھی، اس کو لیا جائے اس کی جگہ پر، اور اس کو Pending کیا جائے۔
جناب سپیکر: تو ہاوس سے پوچھیں گے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: میرے خیال میں جی آپ کی Prerogative ہے کیونکہ میں یہ Move نہیں کرنا چاہتا۔

Mr. Speaker: The resolution No 197, you want to be kept pending?

Mr. Abdul Akbar Khan: Yes Sir.

Mr. Speaker: The resolution No 197 kept pending and he is allowed to move another resolution.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ صوبہ سرحد سے تعلق رکھنے والے جن سوئی گیس کے ملازمین کو نوکریوں سے نکالا گیا ہے ان کو فوری اپنی نوکریوں پر بحال کیا جائے۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the resolution move by Honourable member Abdul Akbar Khan, may be passed? Those who are in favour of it, may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is passed unanimously.

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! دے بل ریزولوشن نہ دے ولے گھبراو شو،
ریتائرڈ کسانو ویرو لے دے کہ خہ چل شویدے ؟

جناب سپیکر: هن؟

جناب پیر محمد خان: دا بل ریزولوشن ددہ چہی دے ، د دہ نہ دے ولے گھبراو
شویدے ؟

جناب سپیکر: دا خود ترے پہ ہغہ وخت کنبہی تپوس کرے وے چہی دا د ولے
Withdraw کوی۔

جناب پیر محمد خان: زما خیال دے چہی دے چرتہ ریتائرڈ چا اویرولو

Mr. Speaker: Your objection is time barred.۔ دا ہم کیدے شی۔

خصوصی کمیٹی کی ابتدائی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Mr. Speaker: Mr. Ikramullah Khan Shahid, Honourable Deputy Speaker to please present before the House, the preliminary report of the special committee on postings and transfers in education and Health departments. Honourable Deputy Speaker please.

جناب اکرا اللہ شاہد (ڈپٹی سپیکر): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

Thank you Sir. I beg to present the preliminary report on posting and transfers in various Departments especially in Education and Health Departments.

Mr. Speaker: The Report stands Presented. The sitting is adjourned till 09:30 am tomorrow.

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 13 جون 2003 صبح ساڑھے نو بجے کیلئے ملتوی ہو گیا)